ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

Digitized by khalafat Library Rabwah

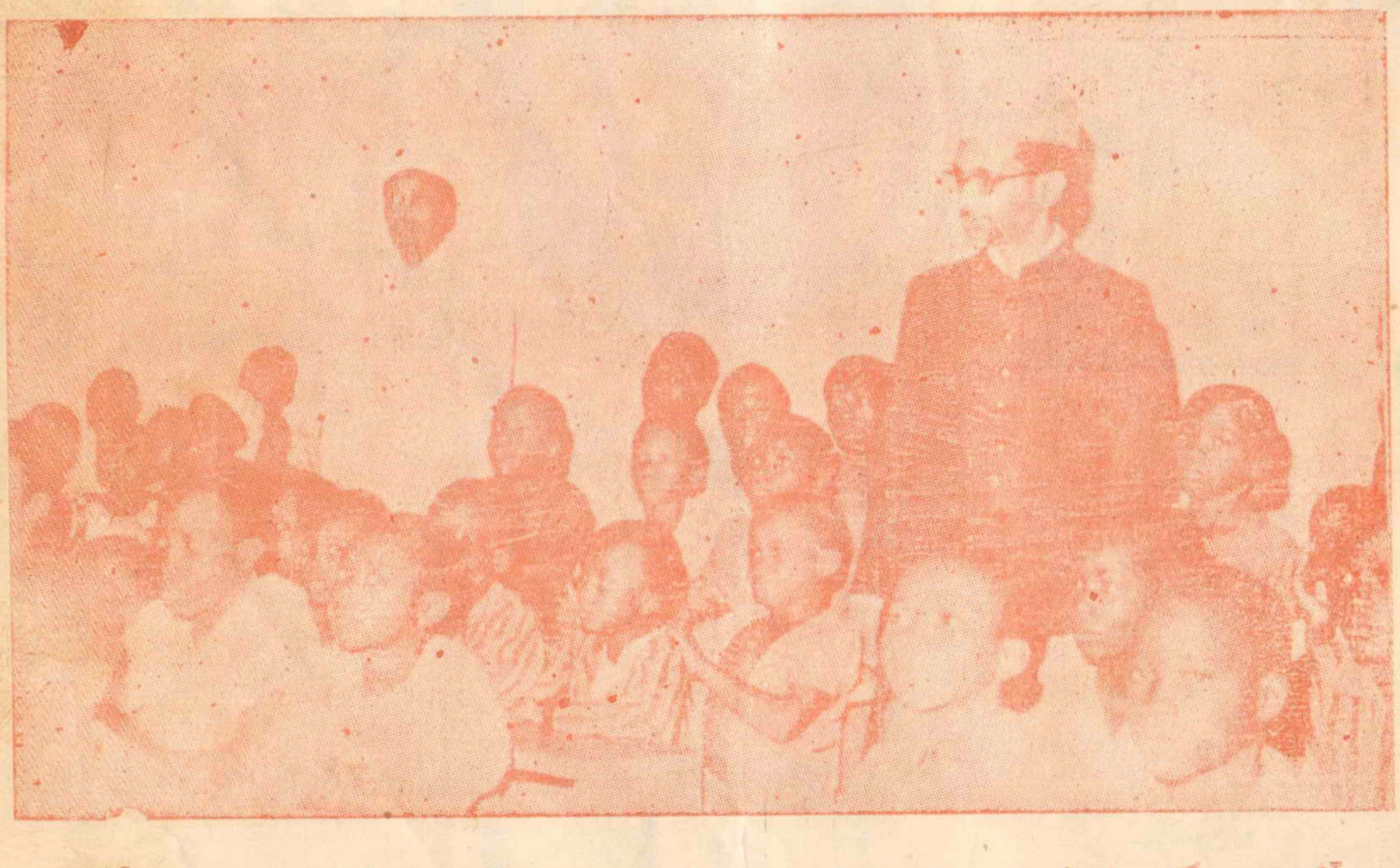

آئیوری کوسٹ (مغربی افریقہ) میں جماعت احمدیہ کے مبلغ احمد شمشیر سوکیہ بچوں کو اسلام کے عقائد اور ان پر عمل کرنے کی تعلیم دے رہے ہیں۔

نبوت 1355 ہش
1976ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

جلد ۱۹

نمبر ۱۱

نومبر ۱۹۷۴ء

نومبر ۱۳۵۵ ہش

Digitized by khalafat Library Rabwah

• پبلشر: محمد شفیق قیصر

• پرنٹر: سید عبدالحیٔ

• مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ

• مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ تشحیذ الاذہان - دارالصدر جنوبی ربوہ

قیمت فی پرچہ
ایک روپیہ

چندہ سالانہ
دس روپے

ایڈیٹر

محمد شفیق قیصر

ایسوسی ایٹ

نصیر احمد قمر

عبدالسمیع خان

Digitized by khalafat Library Rabwah

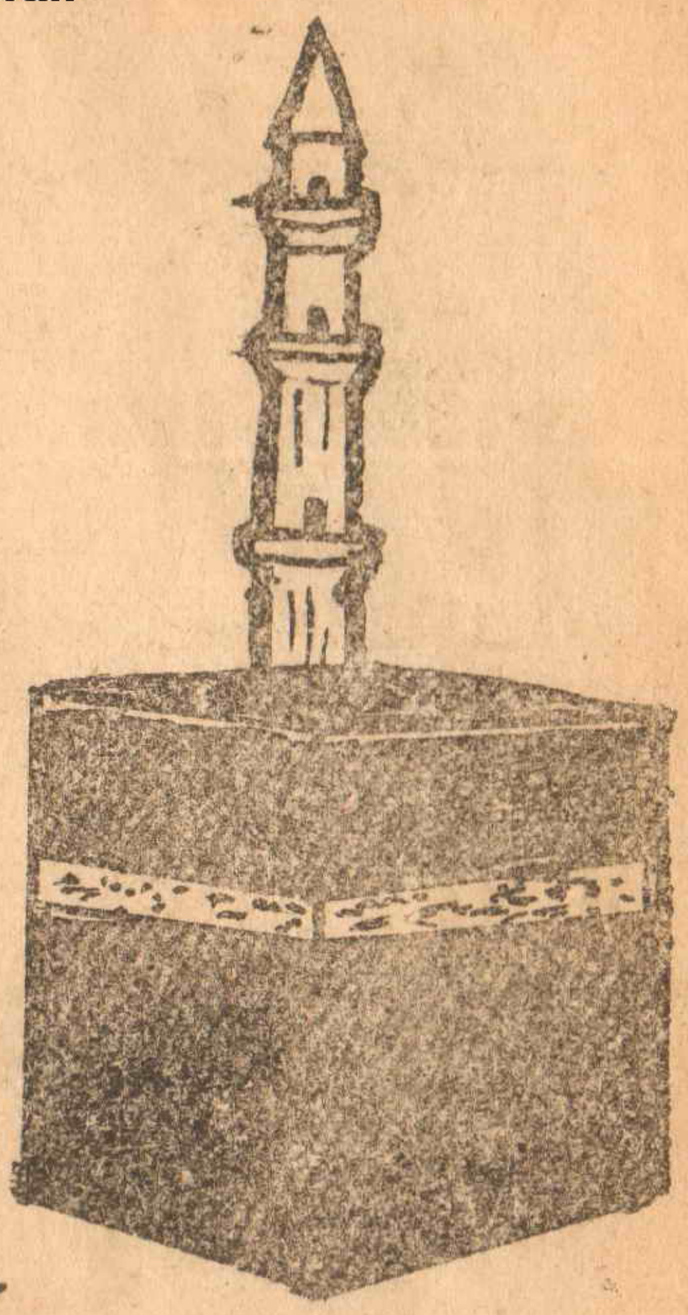

ندائے اللہ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا

اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ ط

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ○ (البقرہ: ۱۵۴)

ترجمہ: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ صبر اور دعا کے ذریعے سے (اللہ کی) مدد مانگو۔ اللہ (تعالیٰ) یقیناً صابروں کے ساتھ (ہوتا) ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم کو کئی قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا اور تم ان کو محسوس بھی کرو گے لیکن میں تمہیں اس درد کا علاج یہ بتاتا ہوں کہ صبر اور دعا کو کام میں لاؤ۔ یہ نہیں فرمایا کہ قطعی طور پر کسی تکلیف کو محسوس ہی نہ کرو۔ احادیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نواسہ فوت ہوتے

Digitized by khalafat Library Rabwah

لگا۔ تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ ایک صحابیؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کیا آپ بھی روتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے میرا دل سخت نہیں بنایا۔ غرض درد کا احساس منع نہیں۔ ہاں ہمت ہار کر کام چھوڑ دینا اور جزع فزع کرنا منع ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ تکالیف تو ہوں گی اور تلوار تو چلے گی۔ اور تمہاری گردنیں بھی کٹیں گی۔ لیکن ان پہ صبر سے کام لینا۔ اور استقلال سے اپنے کام میں لگے رہنا۔ ہم تمہیں یہ نہیں کہتے کہ تمہیں غم کا احساس نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ ایک طبعی جذبہ ہے جو روکا نہیں جا سکتا۔ ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ ان قربانیوں میں استقلال سے حصّہ لو۔ اور اپنے پائے ثبات میں کبھی لغزش نہ آنے دو۔ مگر پھر فرمایا کہ یہ تو دنیوی تدابیر ہیں۔ تمہارا اصل کام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھو اور دعاؤں سے اس کی مدد چاہو۔ جب تک تم خدا تعالیٰ پہ کامل توکّل نہیں کرو گے اور اس سے دعائیں کرنا اپنا معمول نہیں بناؤ گے۔ اس وقت تک تمہیں فتح حاصل نہیں ہو گی

دیکھو ایک نادان اور کم عقل بچہ بھی جب اسے کوئی ڈراتا ہے تو فوراً اپنی ماں کے پاس بھاگ جاتا ہے اور ماں خواہ کتنی ہی کمزور ہو وہ اس کے پاس جا کر اپنے آپ کو محفوظ خیال کرتا ہے۔ اسی طرح ایک مومن پر بھی جب کوئی دشمن حملہ کرتا ہے تو اس کی پناہ صرف اللہ تعالیٰ کا ہی وجود ہوتا ہے۔"

(تفسیر کبیر۔ از حضرت المصلح الموعودؓ)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

صلے اللہ علیہ وسلم

قال الرسول

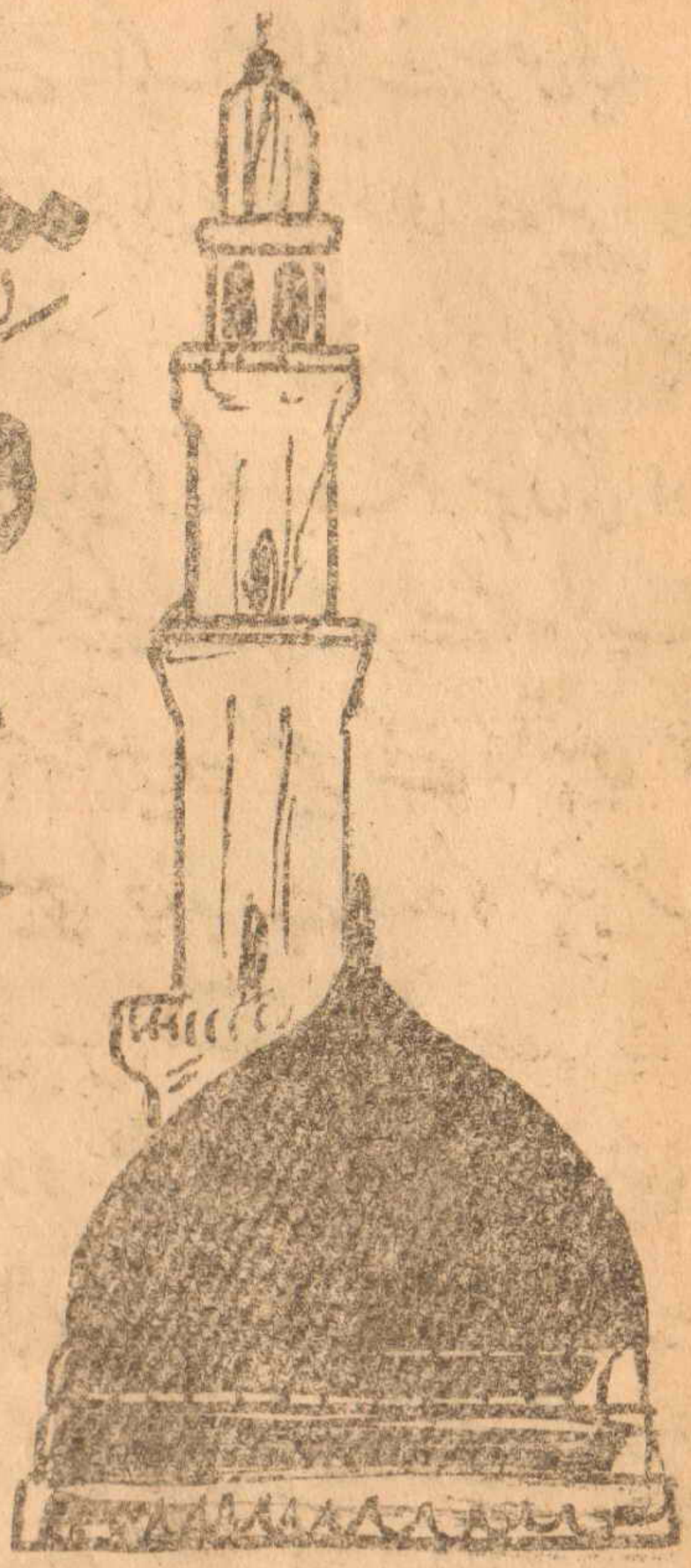

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:—

"مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطٰنِ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ"

(بخاری)

جس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ "ایک دن میں سو مرتبہ کہا وہ اس کے لئے دس غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر ہوگا (یعنی دس غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا) اور اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور سو برائیاں مٹا دی جائیں گی اور وہ دن شام تک کے لئے شیطان سے محفوظ میں گزرے گا۔

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

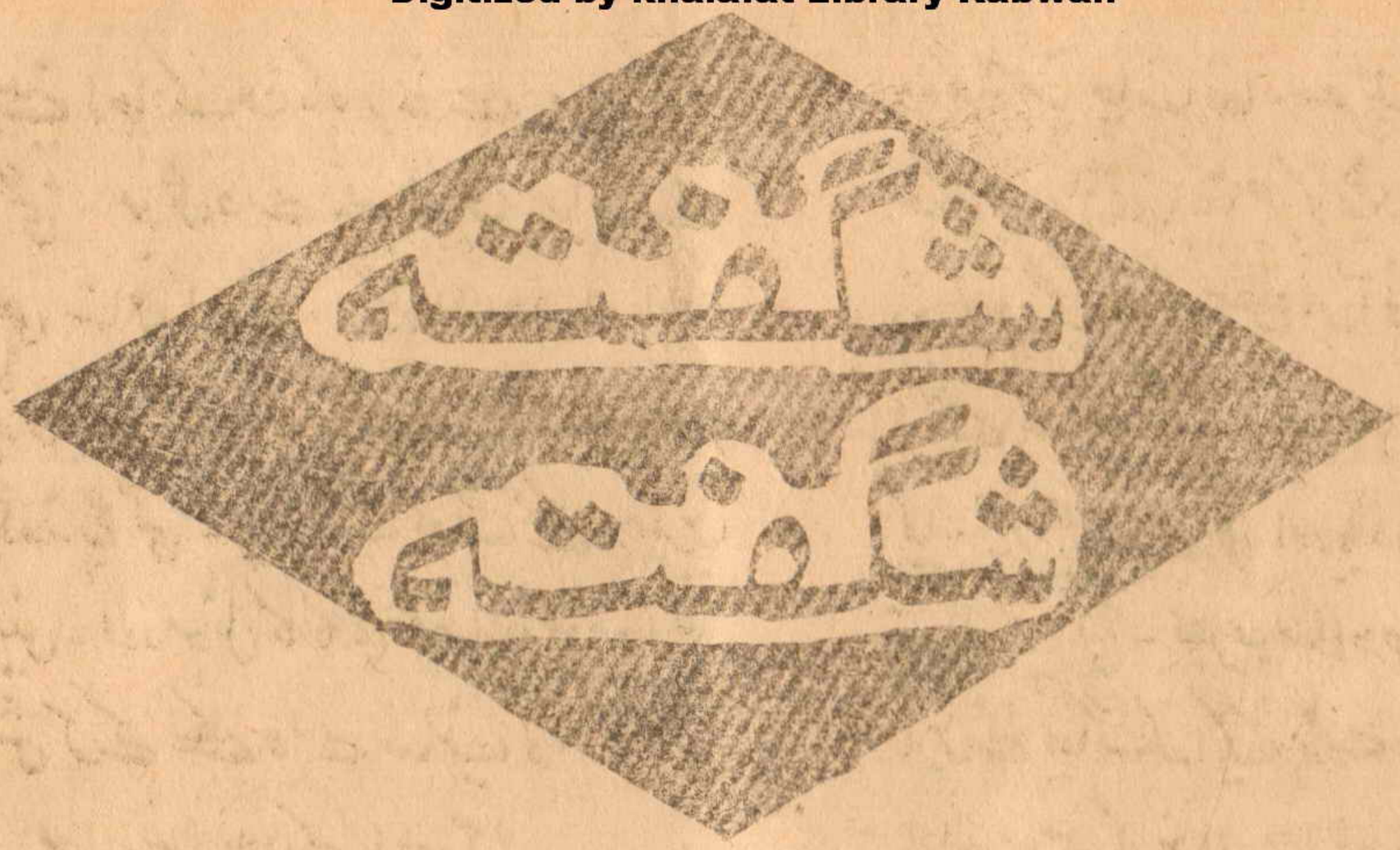

حضرت مالک بن دینار ایک مرتبہ بصرہ کے ایک بازار سے گزر رہے تھے۔ وہاں آپ نے ایک کنیز بکتی دیکھ کر اس کے مالک سے قیمت پوچھی۔ مالک نے کہا:۔

"آپ درویش آدمی ہیں۔ اس کی قیمت نہیں دے سکیں گے۔"

مالک بن دینار نے فرمایا۔ "یہ بیچاری کیا ہے میں نے تو بڑی بڑی گراں کنیزوں کا بیع نامہ دیکھا ہے۔ اس غریب کی قیمت تو میرے نزدیک کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ اس میں بہت سے عیوب ہیں۔ یہ دو دن عطر نہ لگائے تو بدن اور کپڑوں سے بدبو آنے لگے۔ مسواک نہ کرے تو دہن گندہ ہو جائے۔ کنگھی چوٹی سے غافل رہے تو سر میں جوئیں پڑ جائیں۔ زیادہ عمر والی ہو کر بڑھیا کہلائے گی۔ بھائی میں سے تو ان کنیزوں کا بیع نامہ دے رکھا ہے۔ جو کافور و مشک اور عنبر و نور سے پیدا ہوتی ہیں۔ جن کا لعاب دہن دریائے شور میٹھا کر دے۔ جن کا تبسم مردے کو زندہ کر دے۔ جن کا چہرہ آفتاب کو گدلا کر دے اور جن کا عطیہ سارا عالم معطّر کر دے۔ وہ بہشتی حوریں کہلاتی ہیں۔"

اس شخص نے پوچھا۔ "ایسی حسین و جمیل کنیزوں کی کیا قیمت ہے؟"

مالک بن دینار نے جواب دیا۔ "نفسانی خواہشات کو ترک کرنا، اور رات کو دو رکعتیں پڑھنا۔"

اس شخص نے اسی وقت اپنے تمام غلام اور کنیزیں آزاد کر دیں اور خدا کی راہ میں سب کچھ لٹا کر گوشہ نشین ہو گیا۔

(طاہرہ چوہدری۔ احمد آباد سندھ)

●

اردو کے مشہور مضمون نگار سعادت حسن منٹو ایک ہوٹل میں چائے پینے گئے۔ چائے

Digitized by khalafat Library Rabwah

پیتے پیتے اچانک ان کے ہاتھ سے پیالی گر کر ٹوٹ گئی۔ ہوٹل والے نے بل میں پیالی کے پیسے بھی شامل کر لئے۔ اگلے دن وہ دوبارہ اسی ہوٹل میں پہنچے۔ چائے پینے کے دوران ہوٹل میں بھگدڑ مچ گئی۔ اور لوگ بھاگ نکلے۔ میزیں اُلٹ گئیں۔ اور ہوٹل کا کافی نقصان ہوا۔ آخر کوشش کر کے نکلنے والے سانپ کو مار دیا گیا۔

جب بیرا ان کے پاس آیا

تو صرف چائے کے پیسے طلب کئے

انھوں نے پوچھا۔ "آج پیالیوں کا بل کیوں وصول نہیں کیا؟"

بیرے نے کہا۔ "یہ آپ کا قصور تو نہیں تھا۔ وہ تو اتفاقاً سانپ نکل آیا تھا۔ جس کی وجہ سے یہ سب نقصان ہوا۔"

سعادت حسن منٹو نے ایک ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مگر مجھے تو کوئی بچت نہ ہوئی کیونکہ سانپ تو میں چار روپے میں خرید کر لایا تھا۔"

حاقظ فضل الرحمٰن ربوہ)

●

ایک واقعہ کا ذکر ہے کہ ایک تاجر کو تجارت میں خوب نفع ہوا۔ وہ بہت بڑی رقم لے کر گھر کی طرف چلا۔ رات ہونے سے پہلے پہلے وہ گھر پہنچنا چاہتا تھا۔ سفر لمبا تھا اور راستے میں جنگل بھی پڑتا تھا۔ تاجر کو بڑی جلدی تھی۔ ابھی وہ دُور نہیں گیا تھا کہ مطلع اَبر آلود ہو گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے گھٹا چھا گئی۔ آسمان بادلوں کی اوٹ میں آ گیا۔ پھر بجلی چمکنے لگی اور بادل گرجنے لگے۔ ہر سُو تاریکی چھا گئی۔ پھر موسلا دھار بارش برسنے لگی تاجر نے بھاگ کر ایک بڑے درخت کے نیچے پناہ لی اور موسم کی خرابی پر اپنے مقدر کو کوسنے لگا۔

مایوسی اس کے چہرہ سے عیاں تھی۔ وہ بار بار اپنے ہاتھوں کو ملتا اور تلملاتا تھا۔

کچھ دیر بعد بارش رک گئی۔ وہ باہر نکلا اور گھر کی راہ لی۔ ابھی چند قدم ہی چلا ہو گا کہ ایک گرج دار آواز سنائی دی۔

"نقدی نکالو یا مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ!"

اس نے دیکھا ایک ڈاکو پستول تانے اس کے سامنے کھڑا تھا۔ تاجر گھبرا گیا۔ "آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔" پھر بھی اس نے دل کڑا کیا نقدی کا تھیلا ایک طرف رکھا اور مقابلے پر اُتر

Digitized by khalafat Library Rabwah

آیا۔ ڈاکو نے فائر کر دیا۔ مگر گولی سے اثر نہ ہوئی کیونکہ بارش کی وجہ سے مصالحہ اور بارود ضائع ہو چکا تھا۔ تاجر کا حوصلہ بڑھ گیا۔ وہ ڈاکو پر جھپٹا مگر ڈاکو نے فرار ہی میں اپنی عافیت سمجھی۔ اس پر تاجر نے خدا کا شکر ادا کیا اور اسی وقت سجدے میں گر گیا اور کہنے لگا۔ اے خدا! تیرے کام بے فائدہ نہیں ہوا کرتے۔ اگر بارش نہ ہوتی تو آج ڈاکو کی گولی مجھے زندہ نہ چھوڑتی۔ تیرا ہر کام مصلحت آمیز ہے مگر ہم نہیں سمجھتے۔

●

خلیفہ ہارون رشید نہایت ذہین اور صاحب فراست حکمران تھا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بیت المال سے خزانہ چوری ہو گیا۔ خزانچیوں نے محافظوں پر نااہلی کا الزام لگایا۔ معاملہ ہارون رشید کے پاس لایا گیا۔ اس نے ایک دن اس پر خوب غور و خوض کیا۔ دوسرے دن اس نے حکم دیا کہ تمام محافظ اور خزانچی اس کے سامنے حاضر کئے جائیں۔ فوراً ہی اس کے فرمان کی تعمیل کی گئی۔ جب سب حاضر ہو گئے تو خلیفہ نے ان سے کہا:۔

"میرے ساتھیو! مجھے بیت المال سے خزانہ چوری ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ اس بارے میں میں نے ایک ماہر نجومی سے مشورہ کیا۔ اس نے مجھے چور کے متعلق چند اشارے بتائے ہیں اور کچھ جادو کی لکڑیاں دی ہیں۔ جنہیں میں تمہارے درمیان تقسیم کروں گا۔ جیسا کہ تم جانتے ہو یہ جادو کی لکڑیاں ہیں۔ اس لئے ان میں ایک حیرت انگیز قوت ہے۔ جب بھی کوئی لکڑی چور کے ہاتھ سے چھو جائے۔ وہ دو انچ بڑھ جاتی ہے۔ کل صبح تم مجھے یہ لکڑیاں واپس کر دینا۔ تاکہ میں معاملہ سلجھا سکوں۔"

اگلے دن دربار منعقد ہوا۔ جب ہر کوئی اپنی جگہ پر بیٹھ گیا تو خلیفہ نے محافظوں اور خزانچیوں کو طلب کیا۔ پھر اس نے باری باری ہر ایک کو لکڑیاں تخت پر رکھنے کا حکم دیا۔

محافظوں نے بلا جھجک ایسا کیا۔ البتہ خزانچی کچھ گھبرائے ہوئے تھے۔ سب ایک ایک کر کے لکڑیاں رکھتے چلے گئے۔ اور خلیفہ کی حیرت بڑھتی گئی۔ سب سے آخر میں ایک بوڑھا خزانچی تھا۔ جب اس نے لکڑی تخت پر رکھی تو وہ دوسری تمام لکڑیوں سے چھوٹی نظر آئی۔ جب اس کی پیمائش کی گئی تو پورے دو انچ کم نکلی۔ خلیفہ نے بوڑھے خزانچی کو گرفتار کرنے کا حکم دیا۔ حاضرین کے چہرے خوشی سے تمتما اٹھے ہر شخص خلیفہ کی ذہانت کی داد دے رہا تھا۔

ذہانت و فراست خدا تعالیٰ کا ایک عطیہ ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم خدا تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں کہ وہ ہمیں بھی موصوفہ فراست سے نوازے (آمین!)

(محمد اکرم عمر۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)

●●

Digitized by khalafat Library Rabwah

طرحی غزل

ربیا منہ قریشی ربوہ

اے پاسبانِ دین تو سلامت ہے سدا
تیری رضا پہ پالے ہے جان و دل فدا

تو قرب ہے دو جہان کا تارے ہیں ہم فلک کے
تیرے ہی گرد گھومتے رہتے ہیں ہم سدا

تیری ہی برکتوں سے آباد ہے یہ دیوہ
اے واہ بلبلوں کے حسن تو سلامت ہے سدا

تو ہے اسی کے دین کا ہمدرد و پاسباں
چھوڑے ہے جس نے اپنے ماں باپ گھر سدا

آقا نے لختِ دل سے جھولی ہماری بھر دی
پیارا مسیح کا پوتا سلامت رہے سدا

دیکھو تو لوگ کیسے ہیں کافر کہیں انہیں
ہونٹوں پہ جن کے ذکر الٰہی رہے سدا

ہے قول یہ ہمارے آقائے دو جہاں کا
کہتے دو جوہ کہتے ہیں پر اپنا ہے خدا

ثقیبؔ یہ سوچتی ہی رہتی ہے صبح و شام
کیسے کروں خدایا ترا شکر بے ادا

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

راست گفتاری

قدسیہ نور قدسی۔ حجرہ شاہ مقیم۔ (ساہیوال)

صداقت اور راست گفتاری کا لفظ سامنے آتے ہی میرے ذہن کے پردے پر اس عظیم و جلیل شخصیت کا نام ابھرتا ہے جس کے متعلق حضرت عائشہؓ نے فرمایا تھا۔

"کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْآن"

یعنی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم)

مجسم قرآن تھے۔

قرآن اور تعلیماتِ نبویؐ اس قدر پاکیزہ اور مکمل ہیں کہ ان میں اضافہ یا ترمیم مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ کون سا ضابطۂ اخلاق ہے جو اسلامی تاریخ میں موجود نہیں۔ اخلاقیات میں صداقت و راست گفتاری کو جو فوقیت حاصل ہے۔ اس سے ہر شخص آگاہ ہے۔ سچائی کو تمام نیکیوں کی جڑ قرار دیا گیا ہے۔ تاریخ کے اوراق پلٹنے پر معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے برگزیدہ بندوں کو سب سے زیادہ آزمائشیں اور ابتلاء راست گفتاری کی وجہ سے ہی پیش آئے۔ راست گو شخص بلا دھڑک جابر حکمران کے سامنے کلمۂ حق کہتا ہے۔ دربار فرعون ہو یا قیصر و کسریٰ کی بادشاہت ہم وطنوں کے ہاتھوں دکھ سہنے والے حضرت عیسیٰؑ یا غیاب رضؓ جیسے جلیل القدر صحابی۔ حق گوئی اور راست بازی کا جذبہ ہر جگہ کارفرما ہے۔

قیصر و کسریٰ کے درباروں میں مسلمان سفیروں کی حق گوئی دیکھئے کہ پیوند لگے کپڑوں میں ایمان کے یہ مجسمے کسی دنیاوی شان و شوکت سے مرعوب نہیں ہوتے۔ یزید کے دربار میں حضرت زینبؓ کے خطبات صداقت، حق گوئی اور راست گفتاری کی کتنی زبردست مثال ہے۔ ایمان جس قدر قوی ہو۔ راست گفتاری اور حق گوئی اتنی ہی بے باک ہو جاتی ہے۔ حجاج کے دربار میں ایک دن مقدمہ کچھ یوں تھا کہ حجاج ایک معمر صحابی سعید بن جبیرؓ کو حیلے بہانوں سے قتل کرنا چاہتا ہے۔ مگر انھوں نے جابر حکمران کے سامنے راست گفتاری کا وہ مثال پیش کی کہ حجاج لاجواب ہو گیا۔ اس نے اپنے عہد اور خلفائے راشدین کی بابت پوچھا تو ان کے

Digitized by khalafat Library Rabwah

خلاف مرضی کچھ کہنے سے قتل کا بہانہ ہاتھ آئے۔ مگر سعید بن جبیر کا جواب حقیقت کے ساتھ ساتھ انتہائی تلخ بھی تھا۔ حجاج مارے غصے کے بل کھا کر رہ گیا۔ اور اس نے وہی کیا جو ایک ظالم مظلوم سے کرتا ہے یعنی انہیں قتل کروا دیا۔ مگر سعید بن جبیر نے امتحان حق میں پورا اتر کر اپنا نام "راست گفتار" کہلوایا۔ کیا ہی خوب کہا ہے کسی نے ؎

"میں وہ سچ ہوں جسے ہر دور نے مصلوب کیا
اور ہر عہد نے دیکھا کہ میں زندہ پھر بھی"

راست گفتاری کا مطلب صرف حاکم وقت کے سامنے کلمہ حق کہنا ہی نہیں بلکہ یہ ہماری زندگی کے ہر شعبے میں داخل ہے۔ راست گفتاری اس قدر وسیع معنوں کی حامل ہے۔ کہ صرف زبان سے سچ بولنا اس کا مکمل مفہوم نہیں بلکہ دلی طور پر حقیقت تسلیم کرنا اور درست کام کرنا بھی اس میں شامل ہیں۔ بے شک وہ کام احکام خداوندی سے متعلق ہوں یا حاکم وقت کے حامد کردہ فرائض سے۔ اسی بہترین خوبی کو اپنا کر انسان بہت سی خوبیوں کا مالک بن جاتا ہے۔ سچ بولنا اور عمل کرنا ایسا فعل ہے جس میں باقی تمام نیکیاں مضمر ہیں۔ مثلاً کوئی بھی غلط کام کرنے سے پہلے راست گو شخص کو خدا اور تھوڑا بہت قانون کے سامنے بھی جواب دہ ہونے کا خیال آئے گا جس سے وہ غلط کاموں سے بچ جائے گا۔ ہادی برحق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے انہیں صادق کا لقب ملا۔ کفار انھیں ساحر، مجنون، کاہن اور جادوگر کہتے رہے (نعوذ باللہ) مگر کاذب کسی نے نہیں کہا۔ دیکھا جائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سچ بولنا ہی تمام الزامات کی نفی کرتا ہے۔ جب بعثت کے بعد عتبہ بن ربیعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شرائط لے کر آیا کہ ان میں سے جو چاہیں اختیار کر لیں اور تبلیغ اسلام سے باز آ جائیں۔ آپ نے جواب میں سورۃ حٰمٓ سجدہ پڑھنی شروع کی جب آیت فَاِنْ اَعْرَضُوْا (پس اگر وہ اعراض کریں) پر پہنچے تو عتبہ نے دہن مبارک پر ہاتھ رکھ دیا اور قرابت کی قسم کھا کر کہا کہ آپ آگے نہ پڑھیں۔ پھر عتبہ اہل قریش کے پاس آیا اور واقعہ بیان کیا کہ محمد نے مجھے قرآن سنایا اور جب وہ اس آیت پر پہنچا فَاِنْ اَعْرَضُوْا تو میں نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا کہ آگے نہ پڑھے تمہیں معلوم ہے کہ محمد صادق ہے اور اس نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ اس لئے میں ڈر گیا کہ کہیں تم پر وہ عذاب نازل نہ ہو جائے جس سے اس نے ڈرایا ہے۔ پس تم اسے اس کے حال پر چھوڑ دو!

یہ تھا ہمارے پیارے نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ جس کی تقلید کے لئے ضروری ہے کہ راست گفتاری کو اپنایا جائے۔ سچ بولنا۔ عمل کرنا، اور ہر کام کی سچی طلب ہمیں خدا سے قریب تر کرتی ہے۔ دعا ہے کہ خدا ہم سب کو راست گفتاری کی توفیق دے تاکہ ہم پر اللہ کی رحمت ہو۔

••

Digitized by khalafat Library Rabwah

"اضافہ کرو (کیونکہ) وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے" (القرآن)

انصاف

ساجد احمد
لاہور

سلطان محمود غزنوی کی حکومت کا زمانہ تھا۔ شہر غزنی کے ایک سوداگر نے دو ہزار اشرفیوں کی ایک تھیلی شہر کے قاضی کے پاس امانت رکھی اور خود تجارت کے لئے کچھ مال لے کر ایک قافلہ کے ساتھ سفر پر روانہ ہو گیا۔ اتفاق سے راستہ میں قافلہ پر ڈاکوؤں نے حملہ کر دیا اور دوسرے قافلے والوں کی طرح اس سوداگر کا سامان لوٹ لیا۔

وہ بے چارہ روتا پیٹتا ایک مدت کے بعد غزنی واپس آیا اور اپنی تھیلی واپس لینے کے لئے قاضی کے پاس پہنچا۔ قاضی نے اس کی تھیلی اسے واپس کر دی۔ سوداگر نے تھیلی کو ہاتھوں سے ٹٹول کر دیکھا تو اسے پتہ چلا کہ تھیلی میں سونے کی اشرفیوں کی جگہ تانبے کے پیسے بھرے ہوئے ہیں۔ وہ حیران ہو کر کہنے لگا:

"قاضی صاحب! میری تھیلی میں تو سونے کی اشرفیاں تھیں اور اس میں تانبے کے پیسے بھرے ہوئے ہیں۔"

قاضی نے پوچھا۔ "کیا یہ تھیلی تمہاری ہی ہے؟"

سوداگر نے جواب دیا۔ "جی جناب یہ تھیلی تو میری ہی ہے۔"

قاضی نے پوچھا۔ "کیا یہ تھیلی اسی طرح بند ہے جس طرح تم دے کر گئے تھے؟"

سوداگر نے جواب دیا۔ "ہاں!"

قاضی نے پھر سوال کیا۔ "کیا یہ کہیں سے پھٹی ہوئی تو نہیں؟"

سوداگر نے تھیلی کو غور سے دیکھا اور کہا "نہیں یہ کہیں سے پھٹی ہوئی نہیں ہے!"

Digitized by khalafat Library Rabwah

یہ سن کر قاضی نے کہا۔ "تم جس طرح میرے پاس اپنی امانت رکھ کر گئے تھے۔ میں نے اسی حالت میں تمہاری امانت تمہیں واپس کر دی ہے اس کے اندر اشرفیاں تھیں یا پیسے۔ یہ میں نہیں جانتا۔"

سوداگر حیران و پریشان وہاں سے چلا گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اب کیا کروں۔ کہاں جاؤں؟ اچانک اسے خیال آیا کہ سلطان محمود غزنوی بڑا انصاف پسند بادشاہ ہے۔ اس کے دربار میں جا کر فریاد کرنی چاہیئے۔ وہ ضرور میرے ساتھ انصاف کریگا

یہ سوچ کر وہ سلطان کے دربار میں گیا اور اپنی ساری بپتا سلطان کو کہہ سنائی۔ سلطان پہلے تو حیران ہوا۔ پھر اس سے کئی سوال کئے۔ جب اسے یقین ہو گیا کہ سوداگر سچ کہہ رہا ہے تو اس نے کہا۔ "تم اپنی تھیلی ہمارے پاس چھوڑ جاؤ ہم کوئی ایسی تدبیر کریں گے جس سے تمہارا اشرفیوں والیں مل جائیں۔" سوداگر تھیلی سلطان کے پاس چھوڑ کر چلا گیا۔

سلطان سوداگر کے چلے جانے کے بعد بہت دیر تک تھیلی کو دیکھتا رہا وہ کہیں سے پھٹی ہوئی نہ تھی۔ سلطان نے سوچا۔ تھیلی میں سے اشرفیاں نکال کر پیسے بھرے گئے ہیں تو اسے کہیں نہ کہیں سے ضرور پھاٹا گیا ہوگا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تھیلی پھٹی ہوئی نظر نہیں آرہی؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ اس پھٹی ہوئی جگہ کو رفو کر دیا گیا ہو؟ یہ خیال آتے ہی اس نے سوچا کہ کسی طرح یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ غزنی میں کون ایسا رفوگر ہے جو ایسا رفو کرتا ہے کہ اصل کپڑے اور رفو کی ہوئی جگہ کا پتہ نہیں چلتا۔ سلطان اس وقت ایک قیمتی قالین پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کچھ سوچا پھر خنجر نکالا اور قالین کو ایک جگہ سے چیر دیا۔ اس کے بعد تین دن کے لئے شکار پر چلا گیا۔

سلطان کے چلے جانے کے بعد شاہی خادموں نے دیکھا کہ قالین ایک جگہ سے پھٹا ہوا ہے۔ محل کے تمام ملازم جمع ہو گئے اور سوچنے لگے کہ اب کیا کرنا چاہیئے؟ انہیں یہ فکر کھائے جا رہی تھی کہ اگر سلطان نے یہ پھٹا ہوا قالین دیکھ لیا تو نہ جانے ان کے ساتھ کیسا سلوک کرے۔ آخر ایک بوڑھے خادم نے کہا۔ "گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ احمد بڑے کمال کا رفوگر ہے۔ قالین اس کے پاس لے جاؤ وہ اس طرح رفو کر دے گا کہ سلطان سو بار بھی دیکھے تو اسے پتہ نہ چلے گا۔ کہ قالین رفو کیا گیا ہے۔"

چنانچہ ایک خادم قالین لے کر احمد کے پاس گیا اور کہا۔ "تین دن کے اندر اندر رفو

Digitized by khalafat Library Rabwah

کردو۔ سلطان تین دن کے بعد شکار سے واپس آئے گا۔ لیکن اسے رفو کی ہوئی جگہ کا پتہ نہیں چلنا چاہیئے۔"

احمد نے کہا۔ "کیا بات کرتے ہو! اس طرح کے تار کے ساتھ جوڑوں گا کہ سلطان کے فرشتوں کو بھی پتہ نہیں چلے گا۔"

احمد نے دو ہی دن میں قالین رفو کر کے شاہی خادموں کے حوالے کر دیا۔ انہوں نے اسے منہ مانگی اجرت دی اور قالین تخت پر بچھا دیا۔

سلطان نے واپس آکر قالین کو غور سے دیکھا لیکن کوئی ہوئی جگہ نظر نہ آئی۔ آخر اس نے داروغہ کو بلایا اور کہا۔ "یہ قالین ایک جگہ سے پھٹا ہوا تھا؟"

داروغہ نے ہاتھ باندھ کر عرض کی۔ "بالکل نہیں حضور!"

سلطان نے کڑک کر کہا۔ "ہم نے خود اپنے ہاتھوں سے پھاڑا تھا۔"

داروغہ ڈر کے مارے کانپنے لگا۔ سلطان نے کہا۔ "اس رفوگر کو بلوایا جائے جس نے یہ قالین رفو کیا ہے۔"

سپاہی گئے اور احمد کو پکڑ لائے۔

سلطان نے اس سے پوچھا۔ "اس قالین کو تم نے رفو کیا ہے؟"

احمد نے جھک کر سلام کیا اور کہا۔ "جی حضور!"

سلطان نے کہا۔ "شاباش! تم پڑھے لکھے کمال کے رفوگر ہو! ذرا یہ تھیلی تو دیکھو! کیا تم نے اسے رفو کیا تھا؟"

یہ کہہ کر سلطان نے تھیلی احمد کی طرف بڑھا دی۔

اس نے تھیلی غور سے دیکھی اور کہا۔ "جی جناب! اسے قاضی صاحب نے رفو کرایا تھا۔"

یہ سنتے ہی سلطان نے قاضی کو دربار میں حاضر ہونے کا حکم دیا۔ قاضی دربار میں حاضر ہوا تو سلطان نے کہا۔ "اے ظالم! میں نے تجھے اس شہر کا قاضی بنایا تھا کہ تو لوگوں کے جان و مال کی حفاظت کرے اور ان کے ساتھ انصاف کرے مگر تو نے لوگوں کے مال میں خیانت شروع کر دی۔"

قاضی نے دست بستہ عرض کیا۔ "حضور! میں نے کسی کی امانت میں خیانت نہیں کی۔ ایسا لگتا ہے کہ میرے دشمنوں نے میرے خلاف کوئی سازش کی ہے۔" سلطان کو قاضی کی اس بات پر غصہ آیا اس نے کہا۔ "تو نے اس تھیلی سے اشرفیاں نکال کر پیسے بھر دیئے کیا یہ تیری دیانت داری کا ہے؟"

قاضی صاحب گھبرا گیا اور کہنے لگا کہ "حضور! میں نے یہ تھیلی پہلے کبھی دیکھی ہی نہیں۔"

اس کا خیال تھا کہ جھوٹ بول کر وہ بچ جائے گا مگر جب احمد نے سامنے آکر ساری بات بتائی تو قاضی سر سے پاؤں تک کانپ گیا۔

سلطان نے حکم دیا کہ۔ "قاضی سے سوداگر کی اشرفیاں واپس دلوائی جائیں اور قاضی کو قید میں ڈال دیا جائے۔"

••

Digitized by khalafat Library Rabwah

قسط ۳

"اِنَّ الصَّحَابَةَ کُلَّھُمْ کَنُجُوْمٍ"
یقیناً میرے صحابہ سورج کی مانند ہیں!

فاتح ایران

حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

نصیر احمد قمر

حضرت سعدؓ لشکر کے ساتھ قادسیہ کے میدان میں اُترے۔ یزدگرد کو دعوت اسلام دی مگر اس نے دعوت ٹھکرا دی۔ آخر سعدؓ نے فرمایا:

"آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ ایرانیوں کی سلطنت کو ٹکڑے ٹکڑے کرے گا اور کسریٰ کے خزانوں کی چابی مسلمانوں کو دے گا۔ اب اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا وقت آن پہنچا ہے۔"

مقابل پر ایک لاکھ ساٹھ ہزار کی تعداد میں دشمن کا لشکر جرار تھا جبکہ مجاہدین کی تعداد صرف تیس ہزار تھی۔ حضرت سعدؓ بیمار ہو گئے تھے۔ آپ کی پیٹھ پر پھنسیاں نکل آئی تھیں جس وجہ سے آپ گھوڑے کی پیٹھ پر نہیں بیٹھ سکتے تھے۔ چنانچہ آپ نے میدان قادسیہ میں ایک پرانے قلعہ کو ہیڈ کوارٹر بنایا چھاتی کے نیچے تکیہ رکھ کر اوندھے لیٹے رہتے۔ وہاں سے میدان جنگ کی صورت حال دیکھ کر پرچیوں پر احکامات لکھ کر نیچے پھینکتے۔ قاصد فوج کے سرداروں تک پیغامات پہنچاتے تھے۔ چار دن کی مسلسل خون ریز جنگ کے بعد مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔ رستم مارا گیا۔ تیرہ ہزار مجاہدین نے ابدی زندگی کا جام پیا اور ایک لاکھ ایرانی موت کے گھاٹ اُترے۔ قادسیہ کا شہر فتح ہوا اور بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا۔ پھر آگے بڑھ کر مدائن کے مغربی حصہ کا محاصرہ کیا اور دو ماہ کے محاصرہ کے بعد اسے بھی فتح کر لیا گیا۔ اب مدائن کے مشرقی حصہ کو فتح کرنے کا مسئلہ تھا۔ امیر المومنین کو مسلسل میدان جنگ کے حالات سے اطلاع دی

Digitized by khalafat Library Rabwah

جارہی تھی اور وہ بھی اپنی ہدایات سے نواز رہے تھے۔ مدینہ میں مسلمان دعاؤں میں مصروف تھے۔ کیونکہ ایرانیوں کے ساتھ یہ جنگ نہایت درجہ اہمیت کی حامل تھی۔ اب مجاہدین اور ایوان کسریٰ کے درمیان دریائے دجلہ حائل تھا۔ دریا طوفانی ہو رہا تھا۔ اس کی موجیں سرکش ہو رہی تھیں۔ ساحل پر کشتیاں بھی موجود نہ تھیں کہ دریا پار کیا جائے۔ سعدؓ اسی فکر میں تھے کہ کسی نے آکر کہا کہ ایک جگہ سے دریا کا پاٹ کم چوڑا ہے۔ وہاں سے دریا عبور کیا جاسکتا ہے چنانچہ آپ نے مسلمان مجاہدین سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:۔

"تمہارے دشمن نے اس دریا کا سہارا لیا ہے..... آگاہ ہو جاؤ میں نے اس دریا کو عبور کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے....."

حضرت سعد کے اس اعلان کا سننا تھا کہ سرفروش نے اپنے گھوڑے دریا میں ڈال دیئے۔ لوگوں کی کثرت سے دریا سیاہ ہو رہا تھا۔ اس کی موجیں جوش مار رہی تھیں۔ مگر مجاہدین موجوں سے بے پروا۔ بے خوف و خطر آگے ہی آگے بڑھتے جا رہے تھے۔

جب مسلمانوں نے دریائے دجلہ عبور کیا تو اہل فارس مسلمانوں کے اس جرأت مندانہ مظاہرہ کو دیکھ کر بوکھلا گئے اور بولے ـــــ "دیو آمدند ـــــ دیو آمدند ـــــ" کہ دیو آگئے ہیں چنانچہ وہ مارے خوف کے وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ حضرت سعدؓ نے بھی اپنے گھوڑے کو دریا میں ڈالا۔ حضرت سلمان فارسیؓ آپ کے ساتھ ساتھ تھے۔ سعدؓ دریا میں چلے جا رہے تھے اور زبان پر وہ عاشیہ کلمات جاری تھے۔ فرماتے تھے:۔

"حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَاللّٰهِ لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ وَلِيَّهٗ وَلَيُظْهِرَنَّ اللّٰهُ دِيْنَهٗ وَلَيَهْزِمَنَّ اللّٰهُ عَدُوَّهٗ اِنْ لَمْ يَكُنْ فِي الْجَيْشِ بَغْيٌ اَوْ ذُنُوْبٌ تَغْلِبُ الْحَسَنَاتِ۔"

دریا عبور کرنے کے دوران مسلمانوں کی ایک چیز بھی گم نہ ہوئی۔ ایک شخص بھی نہ ڈوبا۔ ایک پیالہ ایک گھوڑے سے گرا مگر دریا کی موجوں نے اسے بھی کنارے پر پہنچا دیا۔ حضرت سعدؓ مدائن میں داخل ہوئے۔ کسریٰ کی عمارات گاہیں دیکھیں۔ ایوان کسریٰ کے پاس پہنچے تو آیت کریمہ تلاوت فرمائی:۔

"كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ۔ كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ۔"

اور سجدات شکر بجا لائے گئے۔ شکرانے کے نوافل ادا کئے گئے اور یوں آخر کار آل ساسان کی لباط

Digitized by khalafat Library Rabwah

پیٹ دی گئی اور ایرانی شہنشاہیت کا جس نے صدیوں بڑی شان و شوکت اور رعب و دبدبہ کے ساتھ ایران پر حکومت کی تھی۔ ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو گیا۔ اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کی پیشگوئی اپنی شان کے ساتھ پوری ہوئی۔

امیر المومنین رضؓ کو فتح کی اطلاع دی گئی تو خوشی سے پھولے نہ سماتے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے گیت گائے گئے۔ کسریٰ کے خزانے مسلمانوں کو ملے۔ کل کا خمس مدینہ روانہ کر دیا گیا۔ خمس نکالنے کے باوجود ہر سوار کو بارہ ہزار رقم ملی (اور اس وقت تمام مسلمان سوار تھے) فتح کے بعد دو ماہ تک آپ وہاں رہے۔ وہاں کی آب و ہوا مجاہدین کو راس نہ آئی۔ حضرت عمر رضؓ کے ارشاد کے تحت آپ نے کوفہ شہر کی تعمیر شروع کی اور خود بھی کوفہ میں قیام پذیر ہوئے۔ آپ والیٔ عراق بنائے گئے۔ پھر معزول کر دیئے گئے۔ حضرت عمر رضؓ نے اپنی وفات کے وقت چھ ارکان پر مشتمل خلافت کمیٹی بنائی تھی۔ اس میں آپ بھی شامل تھے۔

حضرت عثمان رضؓ کے عہد خلافت میں آپ کوفہ کے والی بنائے گئے لیکن بعد میں معزول کر دیئے گئے۔

حضرت علی رضؓ کے عہدِ خلافت میں جب حضرت علی رضؓ اور امیر معاویہ رضؓ کے درمیان لڑائی ہوئی تو معاویہ رضؓ نے آپ کو لڑائی کے لئے بلایا مگر آپ اس فتنہ سے الگ رہے اور فرمایا:۔

"رسول اللہ صلعم نے فرمایا تھا کہ ایک وقت آئے گا جب مسلمانوں میں فتنے پیدا ہوں گے اس وقت بہترین شخص وہ ہوگا جو ان فتنوں سے الگ رہے گا۔"

چنانچہ اس لڑائی میں حضرت سعدؓ شامل نہ ہوئے

۵۵ھ میں اور ایک روایت کے مطابق ۵۸ھ میں امیر معاویہ رضؓ کے زمانہ میں اپنے گاؤں عقیق میں جو مدینہ سے سات میل کے فاصلے پر ہے۔ ستر برس سے زائد عمر میں وفات پائی۔ لوگ آپ کا جنازہ کندھوں پر اٹھا کر مدینہ لائے۔ مروان بن الحکم والیٔ مدینہ بھی آپ کے جنازہ میں شامل ہوا۔ آپ کا جنازہ مسجد میں پہنچایا گیا اور ازواج النبی صلعم نے بھی آپ کا جنازہ پڑھا۔ آپ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ مہاجرین میں سے سب سے آخر میں فوت ہونے والے تھے۔ کہتے ہیں کہ جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو ایک یرانا لبادہ اونی جبہ منگوایا اور کہا مجھے اس میں کفناؤ! کیونکہ یوم بدر میں میں اسی جبہ میں ملبوس دشمن سے برسرِ پیکار تھا۔ اور میں نے اسے اپنے کفن کے لئے سنبھال کر رکھا تھا۔

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ آپ لمبے قد، بھاری جسم اور بڑے سر والے تھے۔ انگلیاں موٹی اور بال لمبے تھے

Digitized by khalafat Library Rabwah

سیاہ خضاب استعمال کرتے تھے۔ آپ نہایت متقی و پرہیز گار تھے۔ آپ نے اپنے مال کا ۱/۳ حصہ راہ حق میں وقف کر دیا تھا۔ آپ عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ آپ فاتح ایران، والی عراق و کوفہ، حضرت عمرؓ کی خلافت کمیٹی کے ممبر، رسول اللہ کے ماموں اور تیر انداز رسولؐ تھے۔ حضرت عمرؓ نے جب خلافت کمیٹی بنائی تو آپ کے بارے میں فرمایا:۔

"اگر امارت اُن کے سپرد ہو تو وہ امیر ہیں
وگرنہ جو بھی والی مقرر ہو ان سے ضرور مدد لے"

آپ ثلث اسلام تھے نہایت بہادر، ماہر تیر انداز، صائب الرائے انسان تھے۔ کہا جاتا ہے:۔

"کَانَ اَشَدَّ اَصْحَابِ النَّبِیِّ
عُمَرُ، عَلِیٌّ، زُبَیْرٌ وَسَعْد
رضی اللہ عنہ"

آپ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ:۔

"کَانَ سَعْدٌ مِنْ اَحَدِّ النَّاسِ
بَصَرًا"

آپ لوگوں میں سے سب سے زیادہ تیز نظر تھے۔

آپ نے رسول اللہؐ سے بے شمار احادیث روایت کیں۔ آپ نہایت درجہ مستجاب الدعوات تھے۔ ہادی برحق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لئے دعا فرمائی تھی:۔

"اَللّٰھُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ
اِذَا دَعَاکَ"

اے اللہ! تو سعدؓ کی دعا قبول فرمائیو

جب بھی یہ تیرے حضور دعا کریں۔

چنانچہ لکھا ہے کہ:۔

"وَکَانَ لَا یَدْعُوْا اِلَّا
اسْتَجِیْبَ لَہٗ"

کہ آپ جو بھی دعا کرتے وہ مقبول ہوتی تھی۔

جنگ قادسیہ کے موقع پر چونکہ آپ بیمار تھے اس لئے خود جنگ میں شریک نہ ہو سکے تھے۔ اس موقعہ پر ایک شخص نے اشعار میں آپ پر اعتراض کیا اور کہا کہ:۔

"ہم اس حالت میں جنگ سے
واپس آئے جبکہ بہت سی عورتیں
بیوہ ہو گئی تھیں مگر سعدؓ کی خواتین
میں سے کوئی بھی بیوہ نہ تھی۔"

آپ نے اپنی معذرت پیش کی اور اس شخص کے لئے بددعا کی کہ اے اللہ! اگر یہ جھوٹا ہے اور اس نے یہ شعر ریاکاری، شہرت اور دروغ گوئی کی تشہیر کے لئے کہے ہیں تو میری طرف سے اس کی زبان کاٹ دے! کہتے ہیں کہ ایسا ہی ہوا۔ وہ جنگ میں ایک تیر اس کی زبان پر آ کر لگا اور پھر اسی حال میں وہ مر گیا۔

آپ بہترین تیر انداز، بہترین کماندار، ماہر جنگجو اور بہترین والی تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر بن سعدی کرب رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں

Digitized by khalafat Library Rabwah

پوچھا تو انھوں نے چند لفظوں میں آپ کی سیرت طیبہ کو بیان کیا۔ انھوں نے فرمایا:۔

"مُتَوَاضِعٌ فِي خَبَائِهِ، عَرَبِيٌّ فِي مَشْرَبَتِهِ، أَسَدٌ فِي تَامُورَةٍ يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ وَيَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ وَيَعْدِلُ فِي السَّرِيَّةِ وَيَعْطِفُ عَلَيْنَا عَطْفَ الْأُمِّ بَرَّةً وَيَثْقُلُ إِلَيْنَا حَقْنَا ثَقْلَ الذَّرَّةِ۔"

کہ آپ سخاوت کرنے میں میانہ روی اختیار کرتے ہیں۔ حسب و نسب کے لحاظ سے بنو ذراع عرب میں بہادری میں شیر کی مانند ہیں۔ فیصلہ میں عدل و انصاف سے کام لیتے ہیں اور تقسیم میں سب کو پورا پورا دیتے ہیں۔ ہم پر ایسی مہربانی کرتے ہیں جیسی مشفق ماں اپنے بچوں پر مہربانی کرتی ہے۔ آپ ہمیں ہمارا حق پورا پورا دیتے ہیں۔

عزیز بھائیو! آؤ ہم سب مل کر اپنے رب سے دعا کریں کہ وہ ہمیں صحابہؓ کے رنگ میں رنگین ہونے اور ان کے اوصاف کو اپنانے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے کہ ہماری سعادت اسی میں ہے کہ ہم خدا، رسول اور آپ کے نیز ک اصحابؓ کی اتباع و اطاعت میں اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں۔ آمین!

بچوں کی کتب

(۱) کامیابی کی راہیں۔ چاروں حصے قیمت -/۵ روپے

ستارہ اطفال	ہلال	قمر	بدر
-/۵۰	۱/-	۱/۵۰	۲/-

(۲) یاد رکھنے کی باتیں: قیمت ۵۰ پیسے

(۳) دینی معلومات: " ۱/۵۰ روپے

(۴) شمائل احمدؐ: " ۱/۵۰ "

یہ کتب شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ سے خرید کر استفادہ فرمائیں۔

(مینیجر شعبہ اشاعت)

چنے سفید، چری اور مرچ کٹری کی خرید و فروخت کے سلسلہ میں ہماری خدمات حاصل کریں

انصاف کمپنی رجسٹرڈ

پرانی غلہ منڈی لائل پور

فون: ۷۹۲۶

Digitized by khalafat Library Rabwah

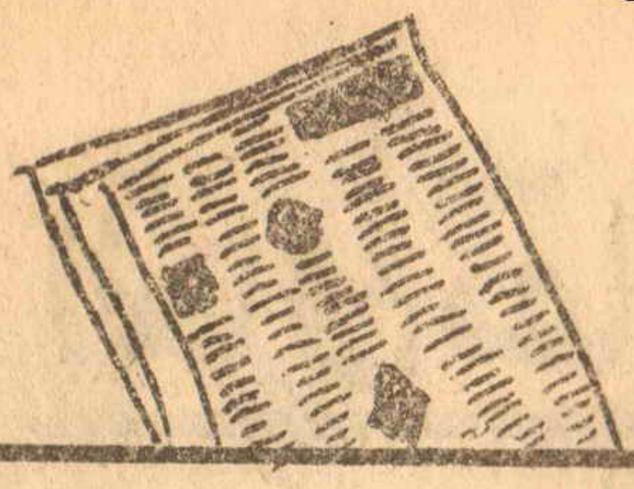

خبرنامہ "تشحیذ"

● جزائر غرب الہند میں ایک جزیرہ ہے جس کا نام "ڈومی نیکا" ہے وہاں ایک جھیل ہے جو ہر وقت کھولتی رہتی ہے یہ جھیل دو ہزار تین سو فٹ کی بلندی پر ایک پہاڑ کی ڈھال پر واقع ہے اور جنگل میں چھپی ہوئی ہے اس کی چوڑائی تین سو فٹ ہے اور کنارے ہی پر اس کی گہرائی بھی تین سو فٹ ہے۔ آج تک کسی نے اس کی بیچ کی گہرائی معلوم نہیں کی۔

● امریکہ کی ریاست کولوریڈو میں ۱۸۷۸ء میں ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ ایک ریل گاڑی ایک درّے سے گزرتی ہوئی دلدل میں گر گئی چونکہ انجن کا وزن زیادہ تھا اس لئے وہ گہرائی میں اترتا چلا گیا اور پوری تین گھنٹے میں غائب ہو گئی۔ جب دلدل کچھ خشک ہوئی تو پچاسی فٹ سے زیادہ گہرائی تک بھی اس گاڑی کا کوئی نشان نہ ملا۔

● دنیا میں سب سے کم درجہ حرارت شمالی یا جنوبی قطب پر ریکارڈ نہیں کیا گیا بلکہ ۱۸۹۲ء میں سائبیریا میں کیا گیا جو صفر درجہ فارن ہیٹ سے ۹۰ ڈگری نیچے تھا اس وقت پارہ تک جم کر رہ گیا اور دیا سلائی کا جلنا بھی ناممکن ہو گیا۔ سب سے زیادہ درجہ حرارت رگیستانوں میں ہوتا ہے ایک مرتبہ ٹریپولی کے قریب سائے میں ۱۳۶،

درجے ٹمپریچر ریکارڈ کیا گیا۔

(طارق محمود نجمی۔ گوجرہ)

● جزائر فجی میں ایک درخت "کھجلی کا درخت" کہلاتا ہے جس نے بھی اس کے پتوں کو ہاتھ لگایا اس کے تن بدن میں آگ سی لگ جاتی ہے اور کھجلی سارے جسم پر ہونے لگتی ہے۔

● افریقہ میں ایک درخت "چھینک کا درخت" کہلاتا ہے جب اس پر آرا چلایا جاتا ہے تو چھینکے چھینکتے جان لبوں پر آجاتی ہے۔

● دنیا میں سب سے تیزی سے بڑھنے والا درخت "یوکلپٹس میگنٹا" ہے۔ جو دو سال میں ۴۵ فٹ تک بڑھ جاتا ہے۔

(اعجاز الحق شمس۔ سرگودھا)

فن لینڈ میں ایک ایسا پودا پایا جاتا ہے جس کے پھول غروبِ آفتاب کے بعد کھلتے ہیں اور رات بھر روشنی پھوٹ پھوٹ کر نکلتی رہتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کسی نے راستے میں موم بتیاں جلا رکھی ہیں۔

(امۃ القیوم۔ گولیکی (گجرات)

Digitized by khalafat Library Rabwah

انعامی مقابلہ ذہنی آزمائش ۱

عزیز بچو! آپ سب کی شدید خواہش اور اصرار پر "تشحیذ" میں انعامی مقابلہ شروع کیا جا رہا ہے۔ یہ مقابلہ مکرم محمد عمر دراز تنویر صاحب اپنے والد محترم میاں محمد نواز صاحب مرحوم کی طرف سے شروع کروا رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص کو قبول فرمائے اور ان کے والد مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دے۔ آمین! (ادارہ)

اوّل العام: ایک سال کے لئے ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" کا اجراء

دوم " : چھ ماہ " " " " "

جوابات بھیجنے کا پتہ:- محمد عمر دراز تنویر۔ کوٹھی ۵۔ ڈی بلاک بی۔ سمن آباد۔ لاہور

۱۔ دنیا کی سب سے بلند عمارت کون سی ہے اور کہاں واقع ہے؟

۲۔ سکوڈا کاریں دنیا کے کس ملک میں تیار کی جاتی ہیں؟

۳۔ "مونالیزا" ایک مشہور مصوّر کی تصویری شاہکار ہے۔ مصوّر کا نام بتائیے؟

۴۔ کیوبا کے دارالحکومت کا نام بتائیے!

۵۔ اگر آپ "ڈم ڈم" کے ہوائی اڈہ پر اتریں تو آپ کس شہر میں ہوں گے؟

۶۔ امریکہ کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

۷۔ کیا چمگادڑ ایک پرندہ ہے؟ اگر نہیں تو پھر کیا ہے؟

۸۔ انڈونیشیا کے دارالحکومت کا نیا نام "جکارتہ" ہے۔ اس کا پرانا نام بتائیے؟

۹۔ ۱۹۳۵ء میں پاکستان کا ایک مشہور شہر زلزلہ سے بالکل تباہ ہو گیا تھا۔ اس شہر کا نام بتائیے؟

۱۰۔ گاندھی۔ ہندوستان کا ایک مشہور سیاستدان اور ہندوؤں کا مذہبی پیشوا تھا۔ بتائیے کہ اس کی قبر کس جگہ واقع ہے؟

جوابات آئندہ شمارہ میں شائع کئے جائیں گے!

Digitized by khalafat Library Rabwah

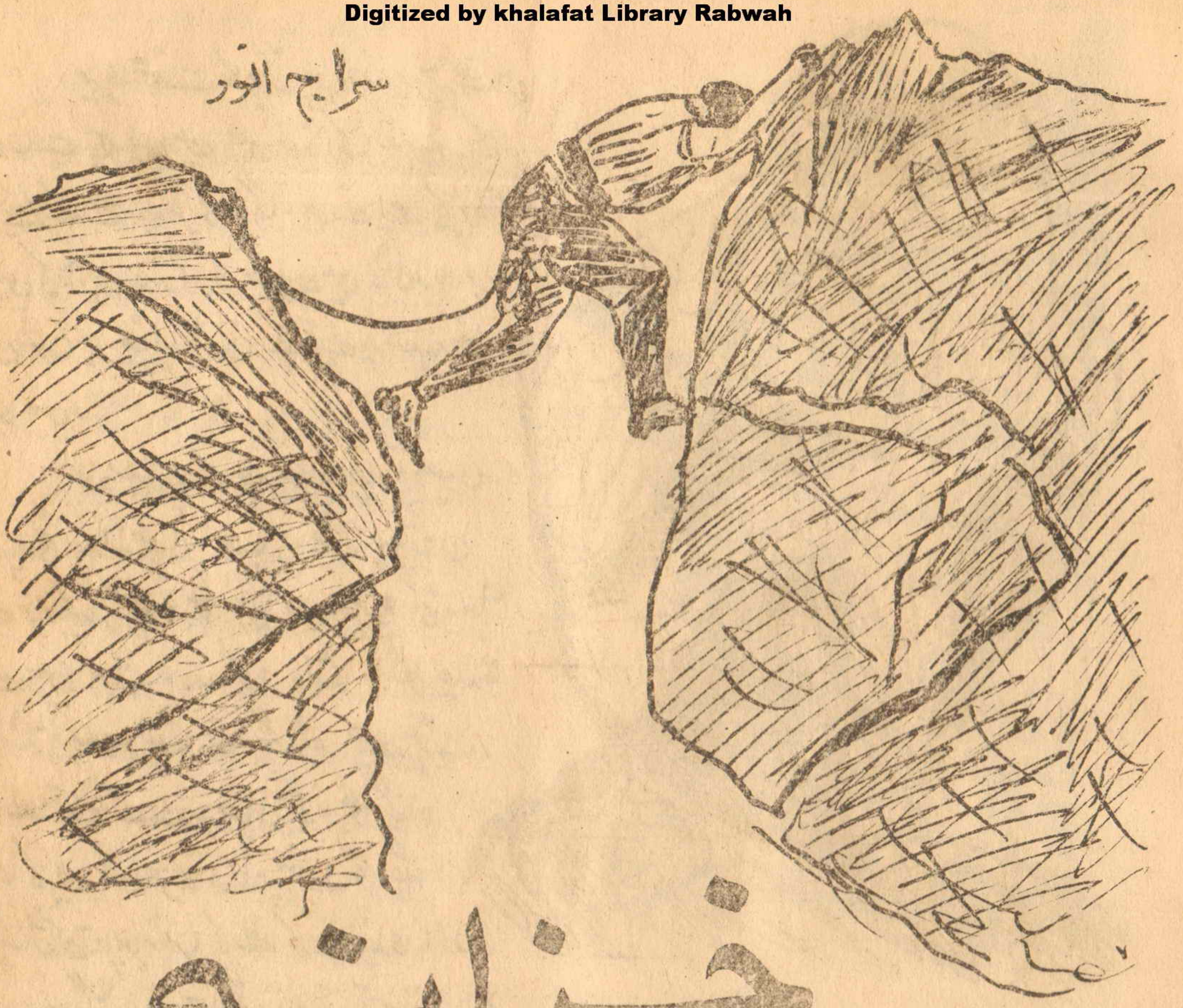

خزانہ

میرا نام آسٹن ہے۔ میں ویسے تو سوداگر ہوں۔ لیکن مجھے پہاڑوں پر چڑھنے کا بہت شوق ہے۔ پہاڑوں پر چڑھنے کا مجھے اتنا تجربہ ہے کہ جب کبھی کوئی پارٹی میرے ملک کی کسی اونچی چوٹی کو فتح کرنے کے لئے روانہ ہوتی ہے تو مجھے شامل کرنا نہیں بھولتی۔

۱۹۱۸ء کا ذکر ہے۔ ایک پارٹی نے پہاڑوں کے سلسلے "مٹانا" کی سب سے اونچی چوٹی بالڈی پر چڑھنے کا ارادہ کیا۔ تم سب سمجھتے ہو گے چوٹی کو فتح کرنے کے لئے نہیں ایک بہت بڑے خوفناک عقاب کو مارنے اور اس کا گھونسلہ تلاش کرنے کے لئے۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ عقاب بہت بڑا ہے اور اس کا گھونسلا کوہ بالڈی پر ہے اور بجائے کوڑا کرکٹ کے۔ اس میں سونے کے ٹکڑے بکھرے پڑے ہیں اور اس پورے خزانے کی قیمت تقریباً نوّے کروڑ روپے ہے۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

میری ہمت کا چکر پہاڑوں پر چڑھنے کا شوق ہے ہی بس میں اس خوفناک عقاب کو دیکھنے کے لئے بے قرار ہو گیا۔ میں نے اس کی پرواہ نہیں کی۔ اپنی زندگی کو خطرے میں ڈال رہا ہوں بس شوق جو ٹھہرا۔ شوق کے آگے یہ سب خطرے کچھ نہیں۔

دو ہفتوں کے بعد ہماری چار آدمیوں کی پارٹی روانہ ہوئی۔ جب ہم ٹانا پہاڑوں کے نزدیک پہنچے تو ہلکی ہلکی سردی پڑنے لگی۔ یہاں سے ہمیں بہت دور۔ کوہ بالڈی بالکل چاندی کا ٹکڑا معلوم ہوتا تھا۔ مگر مجھ جیسے ہمت والے آدمی کے لئے یہ خیال کرنا بھی گناہ تھا کہ میں کس طرح وہاں پہنچوں گا۔ جگہ جگہ رکتے۔ پہاڑوں کو طے کرتے۔ ندی نالوں میں سے گزرتے ہم لوگ آہستہ آہستہ بالڈی کے نزدیک پہنچتے جا رہے تھے۔

اور پھر ایک وقت ایسا آیا جبکہ کوہ بالڈی بالکل ہمارے سامنے تھا۔ میرے تینوں ساتھیوں کے دل اندر ہی اندر ڈوبنے لگے۔ اب ہوا بہت تیز ہو گئی تھی۔ دور دور تک برف ہی برف نظر آتی تھی۔ میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے کہ مجھے ایک بہت ہی ڈراونی آواز سنائی دی۔ کراہتی ہوئی۔ جیسے کوئی عجیب جانور مرتے وقت یہ آواز نکال رہا ہو۔ میرے دیکھتے دیکھتے دور، آسمان پر ایک چیل اڑتی ہوئی نظر آئی اور بہت تیزی سے وہ ہماری طرف آنے لگی۔ میرے تینوں ساتھی ذرا ڈرپوک واقع ہوئے تھے۔ انہوں نے کانپتے ہوئے ہاتھوں میں بندوقیں تھامیں اور آنے والی چیل کی طرف کر دیں اور کچھ ہی دیر بعد وہ چیل ہمارے نزدیک آ گئی۔ اب میں تمہیں کیا بتاؤں۔ وہ اتنی بڑی تھی کہ اگر ہم چاروں اس کے ایک پر پر لپیٹ پڑتے تب بھی دس آدمیوں کی جگہ باقی رہتی۔ اس نے آتے ہی ہمارے ایک ساتھی حیدر پر حملہ کر دیا اور اس

Digitized by khalafat Library Rabwah

کے منہ کو نوچتی ہوئی واپس چلی گئی۔ میں نے بندوق بھی چلائی لیکن بے کار گولی نے اس پر اثر تو کیا۔ مگر معمولی۔

میرے ساتھی تو ڈر گئے۔ کہنے لگے کہ وہ واپس جائیں گے میں نے بہت روکا مگر وہ نہیں مانے آخر کار مجھے اکیلا ہی اس عقاب سے لڑنے کے لئے چھوڑ کر وہ تینوں واپس چلے گئے۔ میں نے بھی پکا ارادہ کر لیا کہ اس چیل کو ضرور قابو میں کر کے چھوڑوں گا چاہے اس میں میری جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔

کھانے پینے کا سامان اپنی کمر پر لاد کر میں بالکل اکیلا روانہ ہوا۔ کوہ بالڈی پر پہنچ کر معلوم ہوا کہ تین چوٹیاں پاس پاس ہیں۔ نہ جانے میرے دل نے کیوں مجھے بیچ کی چوٹی پر پہنچنے کی صلاح دی۔ کچھ دور چل کر مجھے ایک پہاڑ کی پھلانگنی پڑی اور اس کے لئے میں نے رسّی کی مدد لی۔ ابھی میں رسّی میں لٹکا ہوا ہی تھا۔ کہ مجھے چٹان کے اوپر کسی کے پر پھڑپھڑانے کی آواز آئی۔ اور پھر چند برف کے ٹکڑے اوپر سے نیچے گرنے لگے۔ وہ خطرناک عقاب میرا پیچھا کر رہا تھا۔ اب اس نے مجھے اچھی طرح دیکھ لیا اور میری طرف جھپٹا۔ اگر میں بھاگ کر ایک چھوٹے سے غار میں نہ دبک جاتا تو بس سمجھ لو کہ میرا خاتمہ تھا۔ عقاب بڑی ڈراؤنی آوازیں نکالتا ہوا میرے پاس سے گزر گیا۔ اور اس کے گزرتے ہی میں نے گولی چلائی جو اس کے پنجے میں لگی اور چیخ مار کر اوپر چلا گیا۔

میں نے اندازہ لگا لیا کہ دشمن بہت چالاک ہے اور اس سے ٹکر لینا آسان کام نہیں۔ چالاکی کی ضرورت ہے۔ لہٰذا میں رات ہونے تک اسی غار میں چھپا بیٹھا رہا اور رات ہوتے ہی میں نے چٹانوں کو رسّی کی مدد سے لٹک لٹک کر پار کرنا شروع کیا۔ میرا ارادہ یہ تھا کہ دن میں تو چھپا رہا کروں گا اور رات کو اپنا کام کیا کروں گا

رات رات میں نے کافی راستہ طے کر لیا اور

Digitized by khalafat Library Rabwah

جیسے ہی سورج کی کرنیں دور زمین میں سے نمودار ہونی شروع ہوئیں۔ میں بندوق سامنے کر کے اوندھا لیٹ گیا۔ تاکہ وہ خطرناک عقاب اگر میرا پیچھا کرے تو میں گولی چلانے سے غافل نہ رہوں۔ میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ یکایک وہی ڈراونی آواز مجھے بہت قریب سے سنائی دی۔ میں نے بندوق کی لبلبی پر انگوٹھا رکھ دیا اچانک پیچھے کی طرف سے عقاب آتا نظر آیا اور بالکل جھپٹنے ہی وہ اپنی بہت بڑی چونچ میں میری بندوق دبا کر اڑنے لگا۔

تم سب سوچتے ہو گے کہ وہ بندوق لے گیا ہو گا۔ نہیں۔ یہ بات نہیں۔ بندوق اس کی چونچ سے چھوٹ کر پھر میرے پاس آگئی کیونکہ میری بندوق ایک رسی سے بندھی ہوئی تھی اور رسی کا دوسرا سرا میری کمر کی پیٹی سے جکڑا ہوا تھا۔ بندوق کو دوبارہ پاتے ہی میں نے جلدی جلدی دو تین فائر کر دیئے اور وہ عقاب ڈر کر کافی دور چلا گیا۔

دوسرے دن میں چوٹی کے قریب تو پہنچ گیا لیکن گھونسلے تک نہیں پہنچا۔ کیونکہ جس جگہ میں اس وقت تھا۔ وہاں سے گھونسلے تک پہنچنے والی چوٹی کے درمیان برف کا ایک قدرتی پل بنا ہوا تھا۔ یوں سمجھو جیسے کہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر کوئی ایک لمبے سے درخت کا تنا رکھ دے اور پھر اس تنے کو برف سے ڈھک دے۔ ذرا سوچو کہ مجھے اس تنے پر چل کر دوسری طرف پہنچنا تھا۔ میرے دونوں طرف ۲۵ ہزار فٹ گہرے کھڈ تھے۔ اگر برف پر سے ذرا بھی پاؤں پھسلتا تو میری ہڈیاں پسی کرہ جاتیں۔ میرے خدا! اس قدر خطرناک راستہ تھا کہ اب بھی جب وہ مجھے یاد آجاتا ہے تو میری تمام طاقت سلب ہوتی معلوم ہوتی ہے اور میرا جسم کانپنے لگتا ہے۔

خدا کا نام لے کر میں نے ڈرتے ڈرتے اس پل پر قدم رکھا اور بہت ہی ہوشیاری کے ساتھ میں نے اسے پار کیا اور جیسے ہی میں دوسری چوٹی پر پہنچا تو میری آنکھیں حیرت کے مارے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ کیا تم یقین کرو گے؟ ایک بہت بڑا خزانہ، سونے کے گول گول ٹکڑے چمک کے مارے مجھے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھنا پڑا۔ میں نے اسے چھو کر دیکھا۔ دل مسرت سے دھڑکنے لگا۔ اس قدر دولت، میرے خدا۔ اتنی دولت! میں اکیلا تھا اس خزانہ کا مالک۔

لیکن افسوس۔ میری یہ خواہش چند منٹوں میں خاک میں مل گئی۔ جبکہ میں نے دیکھا کہ ظالم عقاب اپنے پنجوں میں درختوں کے لمبے لمبے گوٹے دبا کر لایا اور اس نے تاک تاک کر برف کے اس قدرتی پل پر پھینکنے شروع کر دیئے۔ دو تین بار ایسا کرنے پر پل ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر پڑا اور اب میری بدبختی سے میرے واپس جانے کا راستہ بھی بند ہو گیا۔ میں کافی دیر تک کھڑا سوچتا رہا کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ کوئی صورت ایسی نظر نہ آتی تھی جو مجھے اس جگہ سے چھٹکارا دلا سکے۔

عقاب میری طرف اپنا آخری اور زوردار حملہ کرنے کے لئے آنے لگا۔ میں نے سوچا کہ یہی موقع ہے کچھ نہ کچھ کرنے کا۔ زندہ رہنے کا ارادہ اس وقت

Digitized by khalafat Library Rabwah

کی ہمت سے ہے۔ میں نے فوراً رسّی کا ایک پھندا بنایا اور جیسے ہی وہ کم بخت میرے نزدیک آیا میں نے پھندہ گھما کر پھینکا اور میری امید کے مطابق پھندا اس کی گردن میں جا پڑا۔ اس نے جتنا زور لگایا اتنا ہی پھندا سخت ہوتا گیا۔ بے بس ہو کر وہ اونچا اڑا۔ میں نے رسّی کو مضبوط پکڑ لیا۔ اس لئے میں بھی ساتھ اڑا! اور تم میں سے کسی کو بھی شاید اس کا یقین نہ آئے کہ میں اب گھوڑے کی طرح اس کی سواری کر رہا تھا۔

اس نے مجھے گرانے کے لئے کئی قلابازیاں کھائیں۔ لیکن میں بھی جونک کی طرح اس سے چمٹ گیا تھا گر نہ سکا۔

اور پھر اچانک اس نے زمین کی طرف تیر کی طرح سے اترنا شروع کیا۔ میں کانپ اٹھا کیونکہ اس کے زمین سے ٹکرانے کے ساتھ ہی میں بھی ختم ہو سکتا تھا۔ لیکن ایسا نہ ہوا۔ زمین پر پہنچنے کے فوراً بعد ہی وہ پھر اٹھا۔ مگر میرے لئے یہی موقع تھا کہ میں کود پڑوں۔ اس لئے میں نے چھلانگ لگائی اور رسی اپنے ہاتھ میں رکھی یکایک گولی چلنے کی آوازیں آنے لگیں۔ میں نے دیکھا کہ میرے تینوں ساتھی ایک لمبی چوڑی فوج لے کر آ رہے تھے۔ وہ مجھے تلاش کرتے ہوئے یہاں تک آئے تھے۔ ایک گولی عقاب کے بازو پر لگی اور وہ لڑ نہ سکا۔ ہم سب نے مل کر اس کو ایک بہت بڑے درخت سے باندھ دیا۔ اور

اٹھا لیا۔ نعرے لگائے دی گئیں۔ اخباروں ہوئیں اور مجھے خطاب دیا گیا۔ بے وقوف لوگوں خزانہ لے کر کیوں لے انہیں جواب دیا ہوں!"

نے پوچھا۔ "کہاں ہے؟" دیا کہ میری زندگی میرے بہت بڑا خزانہ ہے جو میں کوہ بانڈی سے بچا کر لے آیا ہوں۔ اگر آج میں زندہ نہ ہوتا تو کسی کو معلوم بھی نہ ہوتا کہ وہاں ایک خزانہ ہے۔ جسے میں نے چھو کر بھی دیکھا ہے۔ اب یہ حکومت کا کام ہے کہ وہاں جائے اور ان خطرناک راستوں کو طے کر کے اس خزانے پر قبضہ کر لے میرا حصہ یعنی میری زندگی مجھے مل چکی ہے (انگریزی سے ترجمہ از کھلونا دہلی مارچ ۱۹۷۳ء)

Digitized by khalafat Library Rabwah

ناصرات کے صفحات

جناب مظفر احمد منصور۔ نائب مدیر ناصرات کے صفحات۔ انصاف کمپنی پرانی غلہ منڈی لائلپور

شکر کی ٹافی

اشیاء:-

شکر۔ دو پیالی

چینی۔ " "

میدہ۔ ایک

کھانے کا چمچ، نمک۔ چائے کی چھوٹی چمچی۔

دودھ آدھی پیالی۔ ملائی۔ آدھی پیالی

سونگ پھلی یا اخروٹ کی گریاں۔ ایک پیالی (باریک کٹی ہوئی)

ترکیب:

چینی، شکر، میدہ، نمک، ملائی اور دودھ ملا کر ہلکی آنچ پر رکھیں اور پکنے دیں۔ جب پک کر گاڑھا ہو جائے تو کسی تھال یا ڈھکنے پر صرف اس شیرے کا ایک قطرہ ڈال کر دیکھیں۔ اگر یہ قطرہ جلدی سے جم کر سخت ہو جائے تو شیرا تیار ہے۔ اب اس میں مونگ پھلی یا اخروٹ کی گریاں کاٹ کر ملا دیں۔ ہوئی گریاں تھال میں ڈال کر پھیلا دیں۔ ٹھنڈا ہونے پر برفی کی طرح ٹکڑیاں کاٹ لیں۔

یہ مٹھائی بہت مزیدار ہو گی۔ کھانے کے بعد میٹھے کے طور پر کھائیے!

(المبشرہ پروین قریشی۔ سرگودھا)

کام کی باتیں

(۱) تازہ عرق لیموں چھان کر اسی میں خالص عرق گلاب ملا کر استعمال کرنے سے چہرے کی رنگت نکھرتی ہے (ایک حصہ عرق لیموں اور تین حصے عرق گلاب ملائیے)

(۲) سر کے بال دھوتے وقت پانی میں عرق لیموں ملا لیا جائے تو بال مضبوط۔ لمبے۔ چمکیلے اور ملائم ہو جاتے ہیں۔

(۳) عرق لیموں سے غرغرے کرنے سے مسوڑھوں کی بیماری اور سنجورہ اور دانتوں کی بیماری دور ہو جاتی ہے۔

(سائرہ کوثر چیمہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

میز پوش اور تکیے کیلئے دلکش نمونہ

مرسلہ: امۃ الحئی بشریٰ چیمہ ربوہ

خوبصورت بیل

مرسلہ: نگہت رشید لاہور

Digitized by khalafat Library Rabwah

"پہلے تولو ....."

از شریف احمد قاری بھیرہ

حدیث شریف میں آیا ہے:-
"اَلْحِکْمَۃُ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ"
یعنی دانائی کی بات مومن کی گمشدہ متاع ہے

پس ہر بات جو موقع کی مناسبت کے لحاظ سے سوچ کر کی جائے یقیناً انسان کی بہت بڑی عقلمندی اور دانائی کا ثبوت ہے۔ ادب سے انسان جہاں مقبول ہو جاتا ہے۔ وہاں دوسروں کا دل بھی موہ لیتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ آنے والی نسلوں کے لئے گراں بہا یادگار چھوڑ جاتا ہے۔

ذیل کے واقعات ایسی ہی دانائی کی باتوں پر مشتمل ہیں جو ہمیشہ آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ ثابت ہوتے رہیں گے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صحابہ کی مجلس میں تشریف فرما تھے اور باتیں ہو رہی تھیں۔ خواجہ کمال الدین صاحب ——— (جو ابھی غیر مبائع ہو گئے) مجلس میں آئے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔

اسی اثناء میں حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ بھی تشریف لائے۔ اہل مجلس کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور بیٹھ گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر جب خواجہ صاحب پر پڑی تو فرمایا:-
"خواجہ صاحب آپ نے سلام نہیں کیا ویسے ہی آکر بیٹھ گئے ہیں۔"

خواجہ صاحب کہنے لگے۔ "میں نے تو سلام کیا ہے آپ نے سنا نہیں۔"

پھر حضورؑ نے حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ "مولوی صاحب! آج آپ نے بھی سلام نہیں کیا۔"

حضرت مولوی صاحب باادب کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ "حضور شاید میں اپنی آواز حضورؑ تک نہیں پہنچا سکا۔"

دونوں کے جواب میں نمایاں فرق تھا۔ ایک کے جواب میں شوخی عیاں تھی جبکہ دوسرے کے جواب میں انکساری اور ادب۔

ایک دفعہ کسی بادشاہ سے اس کے وزیروں

Digitized by khalafat Library Rabwah

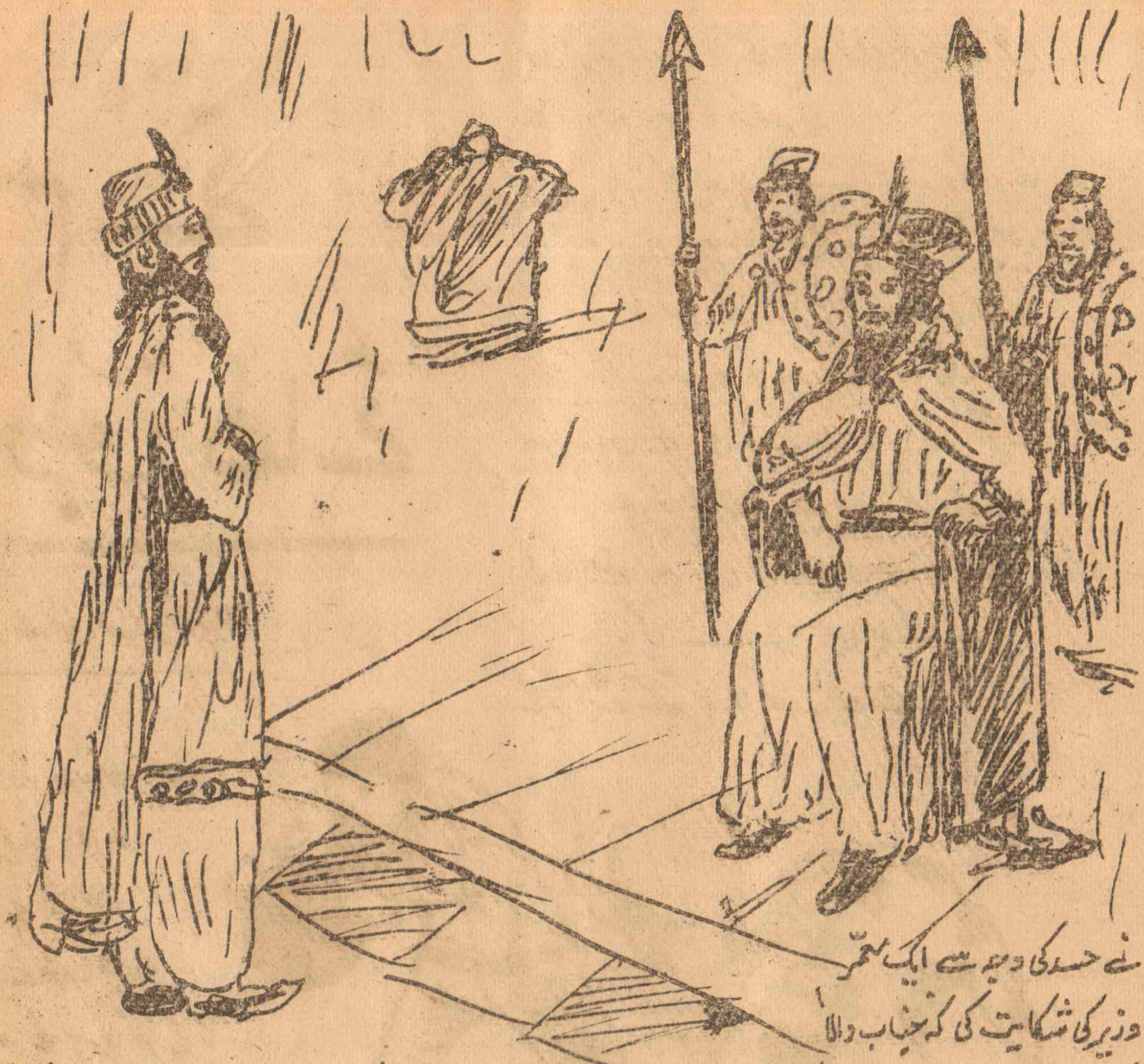

نے حسد کی وجہ سے ایک معمر
وزیر کی شکایت کی کہ جناب والا!
فلاں وزیر جو عمر میں آپ سے بڑا ہے آپ کا ادب
ملحوظ نہیں رکھتا اسے معزول کر دیا جائے۔!"

بادشاہ نے کہا۔" اچھا اس کا امتحان کر
لیا جائے گا۔"

دوسرے دن جب دربار لگا۔ سب وزیر
حاضر تھے تو بادشاہ نے عمر رسیدہ وزیر سے سوال
کیا۔ "میں بڑا ہوں یا تم؟"

وزیر نے ذرا توقف کیا اور پھر مودبانہ
کھڑا ہو کر کہنے لگا۔

"جناب والا! خدا تعالیٰ نے مجھے آپ کی
خدمت کے لئے کئی سال پہلے دنیا میں بھیج دیا تھا"

بادشاہ اس کا یہ مؤدبانہ جواب سن کر
بہت خوش ہوا اور اسے بہت سا انعام و اکرام
دیا اور دوسرے وزیر جنہوں نے حسد کی وجہ سے
شکایت کی تھی۔ انہیں بادشاہ کے سامنے شرمندہ ہونا
پڑا۔

پس ہمیشہ "پہلے تولو پھر منہ سے بولو" کے
اصول کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

تربوز کھائے

محمد الیاس منیر۔ ربوہ

ہمارے سالانہ امتحانات
کا آخری پرچہ باقی تھا
میں نے ذہنی تفریح
کے لئے اپنے دو ساتھیوں
کے ساتھ کچھ سیر و تفریح کا
پروگرام بنایا۔ چنانچہ ہمارا مختصر سا
سہ رکنی قافلہ شام ساڑھے پانچ بجے
دریائے چناب کے غربی کنارے ٹرالو کے
کھیتوں کا صفایا کرنے کے لئے روانہ ہوا۔ منزل
دور تھی۔ تاہم راستہ باتیں کرتے بآسانی گزر گیا
وہاں پہنچے، تربوز خریدے اور خوب کھائے۔ پھر
جونہی مغرب کی طرف نظر دوڑائی تو دور افق
میں سورج میاں ہمیں الوداعی سلام کر رہے تھے۔
ہم نے بھی انہیں خدا حافظ کہتے ہوئے راہ فضا
میں لہرایا اور ساتھ ہی چند تربوز گھر کے لئے خرید
لئے۔ اور واپسی کا فیصلہ کیا۔

رات کا اندھیرا آہستہ آہستہ بڑھ رہا تھا
اور اب ہم پوری طرح اس کے محاصرہ میں تھے۔ ہمیں
انبار استہ بھی نظر نہیں آرہا تھا۔ آسمان کی طرف
دیکھا۔ قطب ستارہ کی مدد سے اندازہ لگایا کہ
ہمیں یہاں سے اس سمت چلنا چاہئے۔ مگر۔
ابھی ہم کچھ زیادہ دور نہیں گئے تھے۔ کہ
کچھ فاصلے سے ایک آواز کانوں میں آئی۔ "بخ"
"یہ کیا ——— ؟" میں چونک گیا۔
شاید آگے کتے ہماری گھات میں تھے۔

ابھی میں یہ سوچ ہی رہا تھا۔ کہ "بخ بخ
بخ بخ" کی کئی آوازیں ہمارے کانوں میں قدرے
قریب سے پڑنے لگیں۔ ان کی بڑھتی ہوئی اونچان
سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ کافی تعداد میں ہیں اور
ان کا رخ ہماری طرف ہے۔ خوف اور پریشانی۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

کے مارے بُرا حال ہو رہا تھا۔ اندھیرا اس قدر تھا کہ بھاگنا بھی مشکل تھا یوں بھی کتوں کے خوف سے بھاگنے کی رہی سہی مسکت بھی جاتی رہی تھی۔ اپنے ساتھیوں سے مشورہ کیا تو انھوں نے اشرف المخلوقات ہو کر اس ادنیٰ درجہ کی مخلوق کے سامنے ہتھیار ڈالنے اور ان کے آگے بھاگنے کی پرزور مخالفت کی اور اسے انسانیت کی توہین قرار دیا۔ اور مقابلہ کی ٹھانی۔

چنانچہ احتیاطاً سب نے کچھ پتھر ہاتھوں میں اٹھا لئے کہ اگر دشمن باقاعدہ حملہ آور ہونے کی جرأت کرے تو اسے اس بے باکی کا ایسا مزہ چکھایا جائے کہ ان کی نسلیں بھی آئندہ ایسی جرأت نہ کر سکیں۔

اب ہم ان کے بہت قریب پہنچ چکے تھے اور ان کے بھونکنے کی آوازوں سے ہمارے کان پھٹے جا رہے تھے کیونکہ ہمارے پاس اسلحہ (پتھر) تھوڑا تھا۔ اس لئے ہم نے اس کے ناجائز استعمال سے پرہیز کیا اور جونہی کوئی کتا ہمارے نشانے کی زد میں آتا۔ اس پر وار کیا جاتا۔ کچھ دیر تک تو ہم نے بڑی جوانمردی سے مقابلہ کیا لیکن ہمیں ان کے جوش میں کوئی کمی واقع ہوتی نظر نہ آئی بلکہ اب ان کی تعداد میں بھی اضافہ ہو گیا تھا۔ اور حملہ میں بھی شدت آگئی تھی۔ اور ہم چاروں طرف سے ان کے نرغے میں تھے۔ ان میں سے ایک کتے نے تو یہاں تک جرأت کی کہ قریب تھا کہ وہ میری ٹانگ اپنے جبڑوں میں دبا لیتا۔ اب جو صورت حال سنگین ہو گئی تو میں نے اس کتے کی طرف اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا تربوز پورے زور سے پھینکا۔ یہ ہماری آخری اور کاری تدبیر ثابت ہوئی۔ جونہی تربوز پھٹا وہ سب کے سب

"بھاگو بھاگو!!" کا شور مچاتے ہوئے اپنی بیرکوں کی طرف واپس لوٹے۔ غالباً انھوں نے تربوز کو ایٹم بم سمجھا۔ کہ اگر کوئی اس کی زد میں آ گیا تو بچ نہ سکے گا۔

ہم نے موقعہ غنیمت جانا اور اپنے گھر کی طرف دوڑ پڑے۔ اب صورت یہ تھی۔ کہ ہم اور کتے ایک دوسرے کی مخالف سمت میں بھاگ رہے تھے۔ کتے اسی بات پر خوش تھے۔ کہ ایٹم بم کی زد سے بچ گئے اور ہم اس پر شکر کر رہے تھے کہ خدا نے ہمیں ان کمبختوں سے نجات دی اور یوں لوٹ کے بدھو گھر کو آئے۔۔۔

تشحیذی بچے ۱۵ نومبر تک اسلامی اخلاق کے تحت "امانت و دیانت" کے موضوع پر مضامین ہمیں بھجوائیں۔ ہم انہیں اگلے شمارہ میں شائع کریں گے۔ (ادارہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ۱ بجے تک شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان مرحوم

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ : فون نمبر ۲۸۴۴

ہر قسم کا سامان سائنسی واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے :

لائیڈ

سائنٹفک سٹور

گنپت روڈ لاہور کو یاد رکھیے :

فون نمبر : ۶۴۵۰۰

الفضل ربوہ

روزنامہ

ہمارا، آپ کا اور سب کا اخبار

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے اقتباسات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات، علمائے سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ممالک میں جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور ملکی اور عالمی اہم خبریں شائع ہوتی ہیں۔ آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔

اس کی توسیع اشاعت آپ کا اہم قومی فریضہ ہے

"فضل" ربوہ

Digitized by khalafat Library Rabwah

عبادت کا مغز و مرغز

جناب صوفی محمد اسحاق فاضل
مربی ضلع شیخوپورہ

دعا اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان تعلق قائم کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے جو شخص دعا کرتا ہے اس کا تعلق اپنے خالق و مالک کے ساتھ قائم ہو جاتا ہے لیکن جو شخص دعا نہیں کرتا اس کا تعلق اپنے خدا کے ساتھ کبھی قائم نہیں ہو سکتا۔

دنیا میں جس قدر بھی انبیاء یا اولیاء ہوئے ہیں۔ انہوں نے صرف دعا کے ذریعہ سے ہی اپنا تعلق اپنے مولیٰ سے پیدا کیا تھا پس جس شخص کو بھی اپنے خدا سے تعلق پیدا کرنے کا خیال ہے اُسے لازماً دعا کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔

پھر دعا ہی وہ چیز ہے کہ جس سے انسان کو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایک زندہ ایمان اور یقین پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ خود ہی فرماتا ہے کہ:-

"وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔"

یعنی اے رسولؐ! جب میرے بندے تجھ سے میری ہستی کا ثبوت مانگیں تو تو انہیں کہہ دے کہ میں تو بہت ہی قریب ہوں اور میرا ثبوت یہ ہے کہ جب وہ دعا کرتا ہے تو میں ان کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔ پس ان کا دعا کرنا اور ان کی دعاؤں کا قبول ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ میں زندہ موجود ہوں۔ پس جس شخص کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اس کی دعاؤں کی قبولیت اس بات کا ثبوت ہوگا کہ اس کا تعلق ایک زندہ خدا سے قائم ہو چکا ہے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ عبادت کا مغز بھی دراصل دعا ہی ہے۔ چنانچہ حضورؐ فرماتے ہیں کہ:-

"اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ"

یعنی عبادت کا گودا اور مغز دراصل دعا ہی ہے

Digitized by khalafat Library Rabwah

پس وہ عبادت جس میں دعا نہیں ہے وہ ایک بے مغز ہڈی کی طرح ہے جس سے انسان کو کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔

علاوہ ازیں یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دعا سے ہی انسان معجزات دیکھنے اور دکھانے کے قابل ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔ خالله دڑ القائل ؎

غیر ممکن کو یہ ممکن سے بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

اللہ تعالیٰ کے انبیاء و اولیاء جو معجزے بھی دکھاتے ہیں وہ دعا کے ذریعہ ہی دکھاتے ہیں۔ ہماری جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی دعاؤں کے ذریعے سے ہی اسلام کے سب سے بڑے دشمن پنڈت لیکھرام پشاوری کو ہلاک کیا تھا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام خود ہی فرماتے ہیں:۔ ؎

جس کی دعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر
ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے

اسی طرح عیسائیوں کا پادری عبداللہ آتھم اور امریکہ کا مشہور عیسائی ڈاکٹر ڈوئی بھی حضور علیہ السلام کی دعاؤں کے نتیجہ میں ہلاک ہوئے اور اپنی موت سے ثابت کر گئے کہ ہماری جماعت کے بانی کا تعلق ایک زندہ خدا سے ہے جس نے ان کی دعاؤں کو سنا اور آپ کو آپ کے دشمنوں پر فتح بخشی ورنہ یہ کیسے ممکن تھا کہ آپ تو اپنے گھر پر بیٹھے ہوں اور پنڈت لیکھرام آپ کی دعاؤں کے عین مطابق ٹھیک آپ کے بتلائے ہوئے وقت پر اس طرح ہلاک ہو کہ باوجود کوشش کے اس کے قاتل کا پتہ نہ اس وقت چلا اور نہ ہی آج تک چل سکا ہے۔

اسی طرح اگر حضورؑ کی دعا کی برکت نہ ہوتی تو یہ کیسے ممکن تھا کہ حضورؑ تو ہندوستان میں بیٹھے ہوئے ہوں اور دشمنِ اسلام ڈوئی ہندوستان سے ہزاروں میل دور امریکہ میں آپ کی دعاؤں سے ہلاک ہو جاتا؟

پس دعا وہ چیز ہے کہ جس سے اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت ملتا ہے اور یہ دعا ہی ہے جس سے انسان کا تعلق اسی دنیا میں اپنے خالق و مالک سے قائم ہوتا ہے۔ دعا ہی عبادت کی جان ہے اور دعا سے ہی انسان معجزات دیکھنے اور دکھانے کے قابل ہو سکتا ہے۔ دعا کے بغیر انسان روحانی لحاظ سے بالکل مردہ ہے اور اس میں اور حیوان میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا۔ اس لئے جو شخص زندہ خدا سے زندہ تعلق پیدا کرنا چاہتا ہے اُسے دعا کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے کیونکہ اس کے بغیر زندہ خدا سے زندہ تعلق پیدا ہونا ایک محال امر ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو مقبول دعاؤں کی توفیق بخشے۔ (آمین!)

Digitized by khalafat Library Rabwah

سنہرے آدمی

● حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ

آپ کا نام عمر بن عبدالعزیزؒ بن مروان اور ابوحفص کنیت تھی۔ آپؒ کی والدہ حضرت عمر فاروقؓ کی پوتی تھیں۔ آپؒ ۶۱ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ۲۱ برس تک مصر کے گورنر رہے۔ مال و دولت کی فراوانی تھی۔ آپ انتہائی خوش پوش، نفیس طبع مگر صالح نوجوان تھے۔ دن میں کئی بار پوشاک تبدیل کرتے۔ خوشبو بہت پسند کرتے تھے جس رستہ سے گزرتے۔ فضا مہک جاتی۔ لیکن طبیعت بچپن سے ہی پاکیزگی اور زہد و تقوے کی طرف راغب تھی۔

آپ نے بچپن میں ہی قرآن پاک حفظ کر لیا تھا۔ والدین کی تربیت کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ نماز میں شریک نہ ہوئے۔ استاد کے استفسار پر بتایا کہ بالوں کو کنگھی کر رہا تھا۔ استاد نے ناراض ہو کر آپ کے والد والیٔ مصر کو شکایت لکھ دی۔ وہاں سے ایک آدمی انھیں سزا دینے مدینہ آیا اور ان کے بال منڈوا دیئے۔ اس کے بعد آپ سے بات چیت کی۔

بنو امیہ کے ۹۲ سالہ دورِ حکومت میں آپ کا خلافت کے ڈھائی سال تاریکی میں روشنی کے مینار کی حیثیت رکھتے ہیں۔

آپ نے دولت و ثروت اور ناز و نعم کے گہوارہ میں آنکھ کھولی اور پرورش پائی۔ مدینہ

Digitized by khalafat Library Rabwah

کے علمی ماحول میں آپ کی تربیت ہوئی۔ آپ کی وضع قطع امیرانہ تھی۔ لیکن خلیفہ بننے کے بعد فقر اور درویشی کو اپنا شعار بنایا۔ ظاہری صورت دیکھ کر کوئی پہچان نہیں سکتا تھا کہ خلیفہ ہیں۔

آپ کی غذا انتہائی سادہ تھی۔ جو دال کثرت سے استعمال کرتے تھے۔ لوگ انھیں اویس قرنیؓ سے زیادہ عابد و زاہد مانتے تھے۔ شاہِ روم کو آپ کی وفات کی خبر پہنچی تو وہ آبدیدہ ہو گیا۔ دنیا آپ کے قدموں میں تھی لیکن کبھی اس کی پرواہ نہ کی۔ آپ کو خلفائے راشدین کے بعد پانچواں درجہ دیا جاتا ہے اور اکثر مؤرخ انھیں خلفائے راشدین میں شمار کرتے ہیں۔

(وقار احمد امتیاز۔ اوکاڑہ کینٹ)

اہلِ شیطان نہ بنو.....!

آج سے چودہ سو برس پہلے دنیا ظلمت اور گمراہی کی تاریکی میں مستور تھی۔ تب خدا نے اپنے نبیؐ کو بھیجا۔ جس نے آکر صراطِ مستقیم کا پتہ دیا۔ جس نے تاریک دلوں کو نور سے منور کر دیا۔ اچھے اور بُرے کی تمیز بتلائی۔ خدا کے نبی نے نعرہ تکبیر بلند کیا۔ حق کی صدا لگائی۔ آہستہ آہستہ آپ کے پیروکاروں کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا۔ اور ادھر دشمنوں کی مخالفت بھی بڑھتی گئی۔ لیکن آپؐ کے صحابہؓ ہر آزمائش میں پورے اُترے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اگر کوئی قوم ایک قدم خدا کی طرف بڑھائے تو خدا خود اس کے پاس آجاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ نے شیطان کی دلفریب رعنائیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے خدا کو یاد کیا۔ اُسی کو پکارا تو خدا بھی مدد کے لئے دوڑتا ہوا آیا۔ جنگِ بدر میں مسلمانوں کی تعداد ۳۱۳ تھی اور کفار لاکھوں کی تعداد میں تھے۔ لیکن فتح و نصرت نے مسلمانوں کے قدم چومے۔ کفار نے شیطان کی اتباع کی تھی۔ اس لئے وہ ناکام و نامراد رہے۔ شیطان سے مدد کی امید رکھنا عبث ہے

بچو! اہلِ شیطان اور اہلِ خدا دو متضاد لفظ ہیں۔ خدا نے ہمیں زمین سے اٹھایا اور اشرف المخلوقات کا مرتبہ دیا۔ شیطان تو وہی ہے۔ جو بُرائی کی طرف مائل کرتا ہے۔ جو انسان کو ضعیف تر مخلوق بنانا چاہتا ہے۔

مگر ہمیں اہلِ خدا بننا ہے۔ ہمیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کے نقشِ قدم پر چل کر اپنے آپ کو ایک بہترین مثال بنانا ہے تاکہ ہمارے والدین ہم پر فخر کریں۔ ہمارے اساتذہ اور دوسرے لوگ ہمیں دیکھ کر یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں۔ کہ کتنا اچھا احمدی بچہ ہے۔ لوگ ہماری مثال دے کر اپنے بچوں کو سمجھائیں۔ کیونکہ ہمیں دوسروں کو بھی اہلِ خدا بنانا ہے۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے۔ کہ

"اہلِ شیطان نہ ہو اہلِ خدا ہو جاؤ"

جب ہم اپنے پیار کرنے والے ربّ سے زندہ تعلق قائم کر لیں گے اور اس کے ہو جائیں گے تو پھر خدا ہر میدان میں ہمیں فتح و کامیابی سے نوازے گا۔ اور شیطان کو ناکام و نامراد کرے گا پس ہمیں چاہیئے کہ ہم دعاؤں کے ذریعہ اور خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے کامل زندہ تعلق پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے!

(آمین ثم آمین!)

(خالدہ منورہ بلوچ۔ ڈیرہ غازیخان)

ہمدردی

انیلا اور نیلا دو بہنیں تھیں۔ گرمیوں کے دن تھے دونوں دوپہر کے وقت کمرے میں بیٹھی باتیں کر رہی تھیں کہ اچانک انھیں کسی چیز کے گرنے کی آواز آئی۔ انھوں نے دیکھا کہ ایک چڑیا چھت کے پنکھے سے ٹکرا کر سخت زخمی حالت میں نیچے گری ہوئی ہے۔ اور درد بھری آواز میں نکال رہی ہے۔ انیلا نیلا کو اس پر

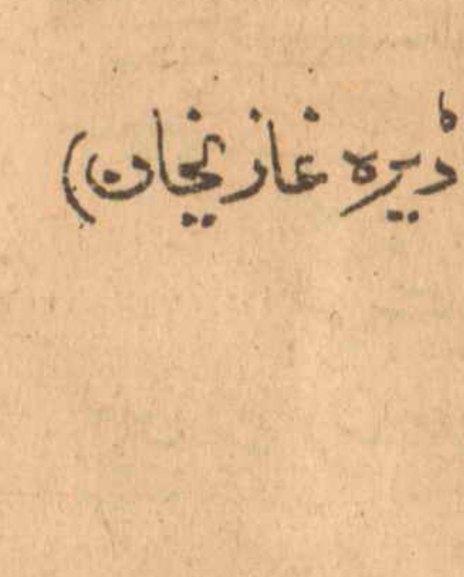

بہت رحم آیا۔ انیلا نے جلدی سے بڑھ کر چڑیا کو اٹھایا۔ تو کیا دیکھتی ہے کہ اس کی ایک ٹانگ سخت زخمی ہے اور ایک پَر بھی ٹوٹ چکا ہے اور وہ اڑنے اور چلنے پھرنے سے مجبور ہے۔ یہ دیکھ انھیں سخت دکھ ہوا۔ انیلا دوڑ کر دوائی اور پٹی لے آئی۔ دونوں نے مل اس کی زخمی ٹانگ پر پٹی باندھی۔ چونکہ چڑیا اڑ نہیں سکتی تھی۔ اس لئے انھوں نے اس خیال سے کہ کوئی بلی اسے پکڑ نہ لے۔ ایک چھوٹے سے پنجرے میں بند کر دیا۔

چڑیا یوں تو اُن کی طرف نہایت ممنونیت سے دیکھتی تھی۔ لیکن وہ خاموش اور اداس تھی انیلا نیلا کی سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیوں اداس ہے۔ لہٰذا وہ بھی پریشان رہنے لگیں۔ کچھ دنوں کے بعد چڑیا کی زخمی ٹانگ ٹھیک ہو گئی مگر وہ پنجرے میں ہی پھدکنے لگی۔ انیلا اور نیلا اسے تندرست دیکھ کر بہت خوش ہوئیں اور اسے دانہ کھلا کر آزاد کر دیا۔ چڑیا تھوڑی ہی دیر میں پھُر ر ر ر ر سے اڑ گئی۔ انیلا اور نیلا نے سمجھا کہ اب وہ ہمیشہ کے لئے چلی گئی ہے۔ اس خیال سے وہ دونوں بہت

Digitized by khalafat Library Rabwah

اداس ہو گئیں۔

دوسرے دن انیلا چڑیا کے خالی پنجرہ کے پاس بیٹھی تھی کہ اسے قریب سے "چوں چوں" کی آواز سنائی دی۔ انیلا نے سر اٹھا کر جو دیکھا تو چڑیا اپنے دو بچوں کے ساتھ ان کے صحن میں بیٹھی تھی اور اپنی زبان میں انیلا سے کچھ کہہ رہی تھی۔ انیلا نے خوشی سے نبیلا کو آواز دی۔ دونوں بہنیں خوش ہو گئیں اور چڑیا اپنے دونوں بچوں سمیت اس پنجرے میں آ گئی۔ اب وہ چڑیا انیلا اور نبیلا کے ساتھ مزے سے رہتی ہے۔

دیکھا بچو! انیلا نے بے زبان پرندے سے ہمدردی کی اسے کتنا اچھا صلہ ملا۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بے زبان پرندوں اور جانوروں کو کبھی تنگ نہ کریں۔ بلکہ ان کے ساتھ ہمدردی کریں۔ کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ بھی خوش ہوتا ہے۔

(زاہدہ رعنا۔ کراچی)

بُرائی کا انجام

کسی گاؤں میں ایک شخص اختر نامی رہا کرتا تھا۔ وہ شہر میں ایک امیر آدمی کے ہاں ملازم تھا۔ جب عید آئی۔ اختر نے امیر آدمی سے کہا۔ میں نے اپنے بچوں کے لئے کپڑے وغیرہ بنانے ہیں۔ اس لئے مجھے کچھ رقم دے دیں

امیر آدمی نے کہا کہ پیسے تو میرے پاس نہیں البتہ تم میری گھوڑی لے جاؤ اور اسے بیچ کر خرچ چلا لو۔ اختر گھوڑی لے کر اپنے گاؤں چل دیا۔ راستے میں اسے دو ٹھگ مل گئے۔ انہوں نے کہا۔ میاں اگر تم گھوڑی بیچنا چاہتے ہو تو ہم لینے کے لئے تیار ہیں۔"

اختر نے سوچا۔ کہ منڈی کون جائے یہیں بیچ دیتا ہوں۔ قریب ہی ایک جھونپڑی تھی۔ جس میں ٹھگوں کا باپ رہا کرتا تھا۔ ٹھگوں نے کہا۔ کہ "اس جھونپڑی میں جو بوڑھا بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ اس گھوڑی کے جتنے دام بتائیں اتنے میں ہمیں دے دینا۔"

اختر بولا۔ "چلو مجھے منظور ہے۔"

چنانچہ وہ بوڑھے کی جھونپڑی میں آ گئے۔ اور ماجرا بیان کیا۔ بوڑھا کہنے لگا۔ "اس کے ہاتھ پر دس پیسے رکھ دو۔" اختر نے کہا۔ "اتنے کم پیسے؟"

Digitized by khalafat Library Rabwah

اس پر ٹھگوں نے اس کی مرمّت کر دی۔ وہ بے چارہ روتا پیٹتا گھر آیا۔ بیوی کو سارا ماجرا سنایا۔ بیوی نے اس کے کان میں کچھ کُھسر پھُسر کی۔ اس کے بعد اختر نے عورتوں والے کپڑے پہنے اور پوری عورت بن گیا۔ اور پھر وہ ٹھگوں کے مکان کے پاس سے روتے ہوئے گزرنے لگا تو دونوں ٹھگ باہر نکلے اور پوچھا۔ "کیوں رو رہی ہو؟"

اختر نے جو عورت بنی ہوئی تھی۔ عورتوں کی سی آواز نکال کر کہا۔ "مجھے میرے گھر والوں نے مار پیٹ کر نکال دیا ہے۔ اور میرا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔"

ٹھگوں نے کہا۔ "ہم تجھ سے شادی کر لیتے ہیں"۔ چنانچہ وہ اسے جھونپڑی میں لے آئے اور آپس میں لڑنے لگے۔ ایک کہتا میں اس سے شادی کروں گا۔ دوسرا کہتا۔ میں کروں گا۔

بُڈھے نے دونوں کا فیصلہ یہ کیا۔ کہ تم میں سے کوئی اس سے شادی نہیں کرے گا بلکہ میں خود اس سے شادی کروں گا۔ چنانچہ دونوں ٹھگ مان گئے۔ اور ان میں سے ایک ٹھگ قاضی کو لینے شہر چلا گیا۔ اختر نے تھوڑی دیر بعد دوسرے ٹھگ کو بھی کمہار سے لانے کے بہانے شہر بھیج دیا۔ اب بوڑھا اکیلا تھا۔ اختر نے عورتوں والے کپڑے اُتارے اور بڈھے کو پیٹنا شروع کر دیا۔ اور اسے اس قدر پیٹا کہ نانی یاد آگئی۔ پھر اس نے بوڑھے کو کنوئیں میں اُلٹا لٹکا دیا۔ اور اپنی گھوڑی پر ان کا قیمتی سامان لاد کر چل دیا۔

جب دونوں ٹھگ واپس آئے تو انہیں بوڑھا نظر نہ آیا۔ عورت۔ گُدیڑے پریشان ہوئے۔ آخر بوڑھا تو کنوئیں میں لٹکا ہوا مل گیا۔ اُس کی بُری حالت تھی۔ وہ چند دن بیمار رہ کر مر گیا۔ اس بات کا ٹھگوں نے بڑا اثر لیا اور انہوں نے ٹھگی سے توبہ کر لی۔

(رفیق احمد۔ بشارت۔ سمّہ سٹہ)

وقت کی بات

کہتے ہیں کسی گاؤں میں ایک بوڑھا دھوبی رہتا تھا۔ اس کے پاس ایک گدھا اور ایک کُتا تھا۔ وہ گدھے پہ کپڑے لاد کر

Digitized by khalafat Library Rabwah

نہر پر دھونے کے لئے لے جایا کرتا تھا اور کتّا ساری رات اس کے گھر کی رکھوالی کیا کرتا۔

اتفاق کی بات کہ ایک رات دھوبی حسبِ معمول چھت پہ سو رہا تھا کہ اس کے گھر میں چوروں نے نقب لگانے کی کوشش کی۔ جونہی چور دیوار پھاند کر اندر آئے۔ گدھے نے دیکھ کر "ڈھیچوں ڈھیچوں" کی آواز نکالنا شروع کی۔ چور دیوار کے پیچھے چھپ گئے دھوبی اٹھا اور غصّے میں گدھے کو خوب پیٹا تھوڑی دیر بعد جب دھوبی دوبارہ سو گیا تو چور پھر دیوار پھاند آئے۔ گدھے نے پھر بولنا شروع کر دیا۔ مگر کتّا خاموش رہا۔ دھوبی کی آنکھ کھل گئی اور اسے بڑا غصّہ آیا۔ اور اس گدھے کو پھر پیٹا۔ گدھا اس بات پر بڑا حیران ہوا کہ باوجود نگرانی کے اس کو ہر بار پیٹا گیا۔ مگر اس کے ساتھی کو کچھ نہیں کہا جو چوروں کو دیکھ کر بھی نہیں بھونکا۔

تھوڑی دیر بعد دھوبی پھر سو گیا۔ چور پھر دیوار پھاند کر اندر آ گئے۔ لیکن گدھا اس مرتبہ بالکل خاموش رہا۔ چور آہستہ آہستہ تالا توڑ کر اندر گھس گئے جب وہ سامان اکٹھا کر کے باندھ چکے تو کتّے نے دروازہ روک لیا اور زور زور سے بھونکنے لگا۔ دھوبی کی پھر آنکھ کھل گئی۔ وہ اٹھ کر نیچے آیا۔ تو دیکھا کہ اندر چور گھسے ہوئے ہیں۔ چنانچہ اس نے شور مچا دیا۔ لوگ آ آ کر اکٹھے ہو گئے۔ اور چوروں کو پکڑ لیا۔ دھوبی کتّے سے بہت خوش ہوا اور اس کی بڑی تعریف کی۔

اس پر گدھے نے کتّے سے پوچھا کہ میں نے تو رکھوالی کی خاطر اپنے مالک کو جگایا تھا۔ مگر مجھے مالک نے بری طرح پیٹ دیا۔"

کتّے نے جواب دیا۔ "یہ وقت کی بات ہے۔ تم نے مالک کو اس وقت جگایا جب چور اندر بھی نہیں آئے تھے۔ اور وہ تمہاری آواز سے چھپ گئے تھے۔ مگر میں موقع پر بھونکا اور چوروں کو پکڑوا دیا۔"

دیکھا بچو! بزرگ سچ ہی فرماتے ہیں کہ وقت کا ایک ٹانکا بے وقت کے سو ٹانکوں سے بہتر ہوتا ہے۔ ہمارا بھی فرض ہے کہ کوئی کام یا بات ہمیشہ موقع محل کے مطابق کریں۔ ورنہ گدھے کی طرح پچھتانا پڑتا ہے۔

(ایم۔ ایس۔ ناصر۔ بدوملہی)

○

مضمون نگار بچے اپنے مضامین خوشخط۔ کاغذ کے ایک طرف اور صفحہ نمبر لگا کر لکھا کریں! اور اپنا نام اور پتہ ضرور لکھا کریں۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

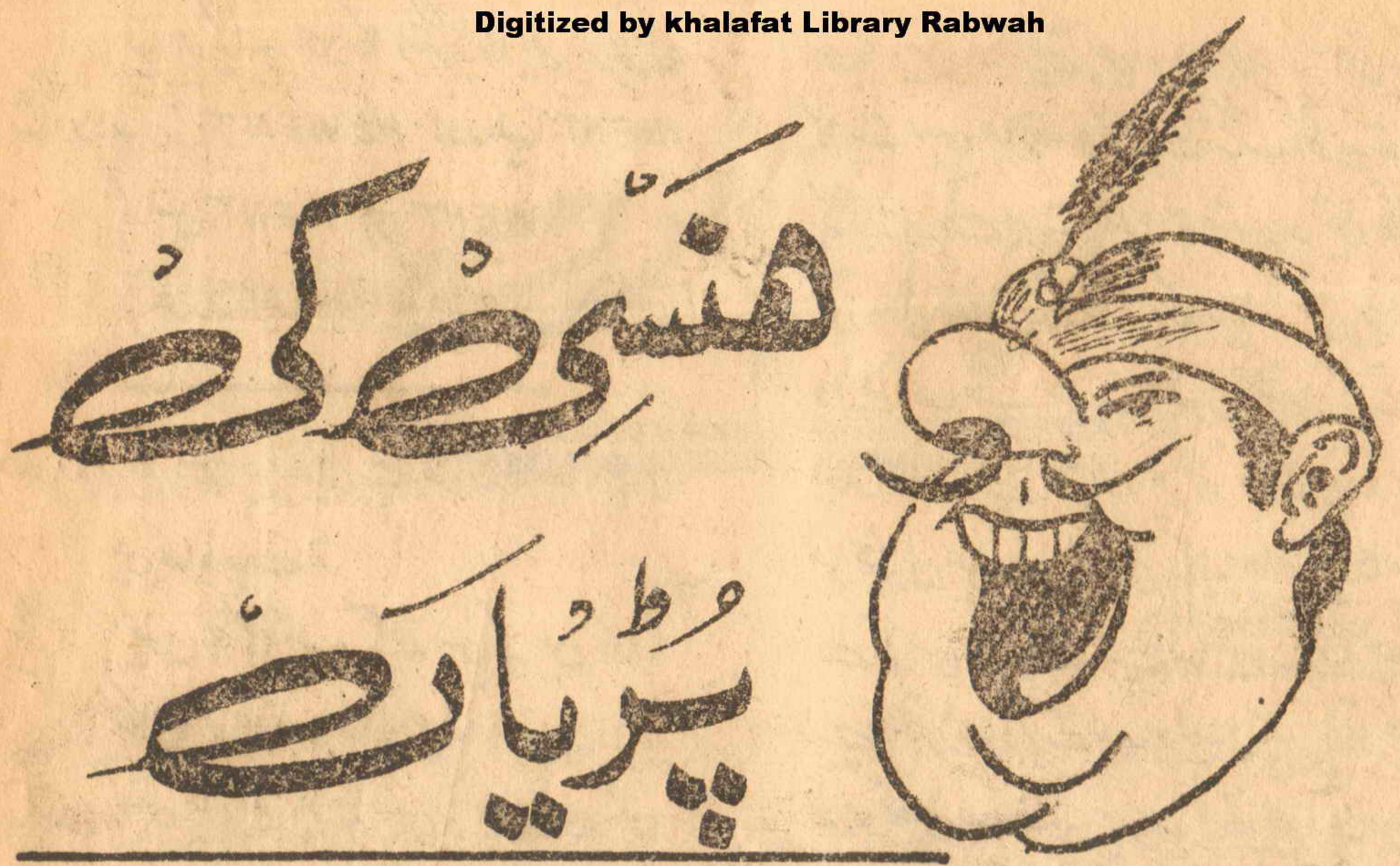

ایک بہت ہی باتونی خاتون نے ایک ڈاکٹر کو دیکھا جو تیز تیز قدم اٹھائے ہسپتال جا رہا تھا۔ وہ فوراً اس کے پاس پہنچی اور اپنی بیماری کی تفصیل بتانے لگی۔ زبان قینچی کی طرح چل رہی تھی اور ڈاکٹر کو کچھ کہنے کا موقع نہیں مل رہا تھا۔ اچانک وہ گھبرا کر بولا:۔

"محترمہ ذرا آنکھیں بند کیجئے اور زبان باہر نکالئے!"

خاتون نے آنکھیں بند کر کے زبان باہر نکالی ـــــ جب کافی دیر ہو گئی تو اُس نے آنکھیں کھولیں ـــــ ڈاکٹر اسے گلی کے دوسرے موڑ پر جاتا دکھائی دیا۔

(قدسیہ نور قدسی۔ حجرہ شاہ مقیم)

مالک (نوکر سے) "تم جو بھی کام کرتے ہو اپنی مرضی سے کرتے ہو۔ آئندہ کوئی کام مجھے پوچھے بغیر نہ کیا کرو!"

ایک دن نوکر دوڑتا ہوا آیا۔ اور بولا:۔

"مالک جی! مالک جی!!"

مالک: "ارے کیا ہوا؟"

نوکر: "جناب بلّی دودھ پی رہی ہے۔ کیا اُسے بھگا دوں؟"

(آصف محمود نامی۔ خانکی ہیڈ)

استاد (شاگرد سے) "وہ گیا اور ایسا گیا کہ بس

Digitized by khalafat Library Rabwah

گیا ہی گیا۔ اس کا انگریزی میں ترجمہ کرو۔"
شاگرد:۔ "HE WENT اور الیا WENT
کہ بس WENT ہی WENT."
(عبد الھادی توقیر۔ لاہور)

خاوند: (بیگم سے) "میرا خیال ہے کہ آج کا کھانا ہوٹل میں کھایا جائے۔"
بیگم: "کیوں؟ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ میں کھانا پکا پکا کر تھک جاتی ہوں؟"
خاوند: "نہیں بیگم یہ بات نہیں۔ اصل میں میں

برتن دھو دھو کر تھک جاتا ہوں۔"
(محمد نصر اللہ نصر۔ ربوہ)

نوکرانی۔ (مالکن سے) "آپ نے مجھ پر چوری کا الزام غلط لگایا ہے۔ حالانکہ مجھے وہ الفاظ نہیں ملتے جس سے آپ کو مطمئن کر سکوں۔"
مالکن: "نہیں الفاظ نہیں ملتے اور مجھے تین نئی دو شلواریں اور دو لیتروں کی چادریں نہیں ملتیں۔"

ایک افسر نے دیکھا کہ کوئی صاحب روزانہ ان کا تیل اڑا لیتے ہیں۔ باوجود کوشش کے چور کا پتہ نہیں چلتا۔ ایک دن تنگ آکر یہ تدبیر سوچی کہ بازار سے بہت عمدہ خوشبودار تیل لاکر اس میں بال صفا پیڈر ملا کر رکھ دیا۔ تیل چرانے والے صاحب حسب معمول غسل کر نے کے بعد آئے۔ گیلے سر اور بکھرتی ہوئی بڑی بڑی مونچھوں میں خوب تیل لگایا۔ پھر بڑی شان سے کرسی پہ بیٹھے اپنے ساتھیوں میں حقہ پیتے رہے۔ تھوڑی دیر کے بعد مونچھوں پہ ہاتھ پھیرا۔ تو مونچھیں صاف۔ سر پہ ہاتھ پھیرا تو سر صاف۔ ندامت سے پانی پانی ہو گئے۔

صاحب کھانے کی میز پہ بیٹھے۔ پلیٹ میلی دیکھ کر آواز دی۔ "بیرا!"
"جی حضور!"
"پلیٹ صاف کرو!"
"ویل" ! بیرا پلیٹ لے گیا۔ پردہ کے پیچھے جا کر پلیٹ میں تھوکا اور جھاڑن سے صاف کر کے صاحب کے سامنے رکھ دی۔
صاحب بولا۔ "شاباش! اب ٹھیک ہے۔"
بیرا: "ویری ویل سر! آئندہ ایسا ہی صاف ہو گا۔"
(جناب مجید اور عبد المنان۔ ربوہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

اخبارِ مجالس

ساہیوال

مجلس اطفال الاحمدیہ ساہیوال کا ہفت روزہ تربیتی اجتماع ۱۱ر جولائی تا ۱۷ر جولائی ۱۹۷۶ء منعقد ہوا۔ جس میں ۴۵۔ اطفال نے شرکت کی۔ اس کے پروگرام میں علمی اور ورزشی مقابلہ جات شامل تھے۔ آخری روز مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم والدین منعقد ہوا اور انعامات تقسیم کئے گئے۔

(ناظم اطفال ساہیوال شہر)

عزیز آباد کراچی

۱۱ر جولائی کو مجلس عزیز آباد کراچی کے ۵۲۔ اطفال بیس میل سائیکل سفر کر کے مجلس ملیر کے سالانہ اجتماع میں شامل ہوئے۔

دوالمیال

مجلس اطفال الاحمدیہ دوالمیال (ضلع جہلم) نے ۴ر جولائی تا ۱۶ر جولائی ۷۶ء تربیتی کلاس منعقد کی۔ علمی اور ورزشی مقابلے بھی ہوئے۔

شاہدرہ

مجلس اطفال الاحمدیہ فیکٹری ایریا شاہدرہ کے زیر اہتمام سہ روزہ تربیتی کلاس ۱۰ر تا ۱۳ر جولائی منعقد ہوئی

راولپنڈی صدر

۱۴ر اگست ۱۹۷۶ء کو مجلس راولپنڈی صدر کے زیر اہتمام جلسہ یوم والدین منعقد ہوا۔ جس میں

Digitized by khalafat Library Rabwah

"آزادیٔ پاکستان" کے موضوع پر تقریری مقابلہ بھی کرایا گیا۔ اختتامی اجلاس کی صدارت مکرم احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے کی۔

بازید خیل

۲۹ اگست ۱۹۷۶ء کو مجلس بازید خیل (ضلع پشاور) کے زیر اہتمام یک روزہ تربیتی کلاس کا انعقاد ہوا۔ آنمکرم نظم، تلاوت اور تقدیر کے مقابلے ہوئے

لائلپور

مجلس دارالذکر لائلپور نے ۲۷ جون ۷۶ء کو محلہ سمن آباد میں شمالی و جنوبی عمل منایا اور تین فٹ لمبی ۹ فٹ چوڑی ۱½ فٹ اونچی سڑک پر ۱½ گھنٹہ تک مٹی ڈال کر درست کی۔

رحمٰن آباد

مجلس رحمٰن آباد نے ۲۷ جون کو ۱۰۰۰ فٹ لمبی۔ ۲۵ فٹ چوڑی سڑک پر ایک گھنٹہ تک وقار عمل کر کے صاف اور ہموار کیا۔ ۱۰۔ اطفال شریک ہوئے۔

سانگھڑ

مجلس سانگھڑ (سندھ) نے ۲۷ جون کو ۱۵ فٹ چوڑا اور ۱۵۰ فٹ لمبا راستہ ہموار کیا۔

گوجرانوالہ

مجلس گوجرانوالہ شہر کے ۲۵۔ اطفال نے ۱۴ جون کو تندرستی پوائنٹ لیبرچ گرڈ، میوزیم کی سیر کی۔ کھیلوں کے مقابلے بھی ہوئے۔ پروگرام بہت دلچسپ رہا اور کامیاب رہا۔

راولپنڈی

مکرم رفیق احمد صاحب فوزی ناظم اطفال راولپنڈی صدر اپنی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔
۱۲ ستمبر بروز اتوار مجلس اطفال الاحمدیہ کے زیر اہتمام یک روزہ تربیتی کلاس منعقد ہوئی۔ جس میں

Digitized by khalafat Library Rabwah

سات اطفال کو نماز باترجمہ یاد کرائی گئی۔ نیز ۱۳ چھوٹے بچوں کو کلمہ طیبہ حفظ کروایا گیا۔ اسی دوران مکرم ڈاکٹر سید محمد جی صاحب نے اطفال کا طبی معائنہ کیا۔ اور قیمتی مشورہ اور ہدایات سے نوازا۔ ۱۱۔ اطفال نے مضمون نویسی میں حصہ لیا۔ نماز ظہر کے بعد اجلاس کی کارروائی تلاوت نظم سے ہوئی۔ بعدہٗ کلوا جمیعاً کا پروگرام ہوا پھر علمی مقابلے ہوئے جس میں بصد شوق اطفال نے شرکت کی۔ اس دوران اطفال کو صد سالہ جوبلی منصوبہ کی دعائیں یاد کرائی گئیں۔ آخر میں مکرم مولانا دین محمد صاحب شاہد مربی سلسلہ نے اطفال میں انعامات تقسیم کئے۔ اس کلاس میں ۳۶۔ اطفال اور ۴۱ دیگر احباب نے شرکت فرمائی۔

حیدرآباد

مکرم مرزا منظر احمد صاحب قائد حیدرآباد و ناظم صاحب اطفال ضلع حیدرسا باد تحریر فرماتے ہیں کہ مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع حیدرآباد کے زیر اہتمام یک روزہ تربیتی کلاس منعقد ہوئی۔ یہ کلاس دو مقامات پر دو یوم ہوئی۔ ۱۱ ستمبر کو مسجد احمدیہ واقع لطیف آباد ۶ میں اور ۱۲ ستمبر کو مسجد احمدیہ بشیر آباد میں ہوئی۔ جس میں ۷۰ بڑ اطفال نے شرکت کی۔ تلاوت، نظم اور بزرگوں کے خطابات کے بعد اطفال کے درمیان علمی اور ورزشی مقابلے ہوئے۔ جس میں اطفال نے پورے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ بعدہٗ عام دینی معلومات کا بڑا دلچسپ مقابلہ ہوا۔ اس کے بعد اطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے اور دعا پر کارروائی ختم ہوئی۔

مکرم مرزا منظر احمد صاحب ناظم اطفال کے سیکرٹری عمومی چوہدری قدرت اللہ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۵ اگست کو مرکزی سالانہ اجتماع کی تیاری کے سلسلہ میں ایک روزہ تربیتی پروگرام منعقد ہوا۔ جس میں اطفال نے شوق سے شرکت کی۔ علمی اور ورزشی مقابلے ہوئے۔ بعد ازاں اطفال میں بزرگوں کے خطابات کے بعد انعامات تقسیم کئے گئے اور دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

۱۴ اگست کو حیدرآباد کی مجلس اطفال الاحمدیہ کے زیر انتظام وطن عزیز پاکستان کے ۲۹ ویں یوم آزادی کی سادہ اور پروقار تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت، عہد، نظم کے بعد مکرم ناظم صاحب اطفال نے جھنڈا پاکستان لہرا کر تقریب کا افتتاح فرمایا۔ اطفال کے چاق و چوبند دستے نے سلامی دی۔ پھر انعامی تقریری مقابلہ ہوا اور بعد میں انعامات تقسیم ہوئے۔ دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی۔

کراچی

مکرم ناظم صاحب اطفال کراچی رقم فرماتے ہیں کہ ۱۵ اگست کو مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع کراچی کے زیر اہتمام بمقام

Digitized by khalafat Library Rabwah

مسجد احمدیہ مارٹن روڈ۔ اطفال الاحمدیہ کا یک روزہ سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ آپ نے اس مشکل کام اور اہم کام کی تکمیل کیلئے بڑی تگ و دو فرمائی۔ یعنی۔ پروگرام سائیکلو سٹائل کروا کر تقسیم کیا گیا۔ قائدین کرام کو خطوط لکھے ناظمین کو تاکید کی۔ مربیان کرام کی خدمت میں اطفال کو اجتماع میں شامل کرنے کی درخواست کی گئی۔ جمعہ میں اعلان کروایا گیا۔ مقام اجتماع کی تیاری۔ صفائی۔ شامیانے۔ دریاں۔ پانی اور لاؤڈ سپیکر وغیرہ کا اعلیٰ انتظام تھا۔ اس اجتماع میں علمی اور ورزشی مقابلے بھی ہوئے جس میں اطفال نے ذوق سے حصہ لیا۔ اجلاس کے دوران عام دینی معلومات کا مقابلہ بڑا دلچسپ تھا۔

(مرتبہ: ملک محمد اعظم سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قائمہ تعلیم مجالس

(۱) عزیز آباد کراچی (۲) صدر کراچی (۳) کھاریاں ضلع گجرات (۴) چک ۲۹ جنوبی ضلع جھنگ (فیصل آباد) (۵) کوٹلی (آزاد کشمیر) (۶) ۹۷ ج ب ضلع جھنگ (۷) بازید خیل (پشاور) (۸) فیکٹری ایریا شاہدرہ (۹) ڈارک روڈ کراچی

مندرجہ بالا مجالس نے مرکز کی ہدایت کے مطابق یک روزہ تربیتی کلاسیں منعقد کی۔

○

جلسہ سالانہ کے موقع پر

"تشحیذ الاذہان" کا خاص نمبر

شائع کیا جائے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) اس کے لئے ہم آپ کے تجاویز کے منتظر ہیں نیز عمدہ معیار کے اردو مضامین۔ نظمیں، کہانیاں اور لطائف لکھ کر اپنے ادارہ کو فوراً بھجوا دیں۔ خاص نمبر میں مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت بہتر تربیتی مضامین شامل اشاعت کئے جائیں گے:۔

(۱) پاک نمونہ صلحاء انبیاء کا سردار۔ (۲) ماموری میں جو مرتبے ہیں وہ ہی بھلے ہیں" (اداره)

Digitized by khalafat Library Rabwah

خیر خواہی

دین خیر خواہی (کا نام) ہے (النسائی)

سفیان ثوریؒ اور خلیفہ ہارون الرشید کے دوست تھے۔ جب ہارون خلیفہ ہوا تو سفیانؒ نے اس سے ملاقات ترک کر دی۔ ہارون کو اس سے ملنے کا اشتیاق ہوا۔ اور اسے خط لکھا کہ خدا نے عام مسلمانوں کو بھائی بھائی بنایا ہے۔ چنانچہ میرے اور تمہارے تعلقات، اسی طرح قائم ہیں۔ جس طرح پہلے میرے تمام دوست مجھے مبارک باد دینے آتے ہیں اور میں اس کا صلہ دیتا ہوں مگر تم ابھی تک میرے پاس نہیں آئے۔ یہ شان خلافت کے خلاف ہے تم ضرور جاؤ۔

سفیان ثوریؒ نے جواباً لکھا کہ میں نے تمہیں پہلے اطلاع دی ہے کہ میرا اور تمہارا اب کوئی تعلق نہیں رہا۔ پھر اپنے خط میں تم نے تسلیم کیا ہے کہ تم نے مسلمانوں کے بیت المال سے بے جا طور پر خرچ کیا ہے۔ اس کے باوجود تمہاری تسلی نہیں ہوئی اور تم چاہتے ہو کہ قیامت کے دن میں بھی تمہارے اسراف کی گواہی دوں۔ مجھے خدا کے سامنے جواب دہی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ تو شان و شوکت سے بسر کرتا ہے۔ تیرے عامل خود شراب نوشی کرتے ہیں۔ مگر دوسروں کو شراب پینے پر سزا دیتے ہیں۔ خود چوری کرتے ہیں مگر دوسروں کے ہاتھ کاٹتے ہیں۔ ان جرائم کی پہلے تجھے اور تیرے عاملوں کو سزا ملنی چاہیئے۔ پھر دوسروں کو۔ قیامت کے دن تیری مشکیں بندھی ہوں گی۔ تو آگے آگے ہوگا اور تیرے عمال تیرے پیچھے پیچھے۔ اس حال میں تجھے دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا۔ میں نے تیری خیر خواہی کے لئے یہ باتیں لکھ دیں۔ آئندہ مجھے خط نہ لکھنا۔

ہارون نے یہ خط پڑھا تو بے اختیار رونے لگا۔ سفیان ثوریؒ کی نصیحت نے اس کے دل پر ایسا اثر کیا کہ وہ اپنی اصلاح پر مجبور ہو گیا۔

(امۃ الحیٔ ربوہ)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

جنت کی ضمانت

حضرت عبادہ بن صامت رضؓ فرماتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"مجھ سے چھ باتوں کا وعدہ کرو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں

(۱) بات کرو تو سچ بولو

(۲) وعدہ کرو، تو اسے پورا کرو۔

(۳) کسی کی امانت رکھو تو بجنسہٖ واپس کرو

(۴) اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو

(۵) نگاہیں نیچی رکھو

(۶) اپنے ہاتھ قابو میں رکھو (یعنی ظلم نہ کرو)

○

زبان

انسان کی زبان دیکھنے میں گوشت کا چھوٹا سا ٹکڑا ہے۔ مگر کارکردگی میں سب سے بڑھ کر حدیث میں ہے کہ روزانہ صبح سویرے انسان کے سارے اعضاء زبان سے کہتے ہیں کہ ہمارے معاملہ میں اللہ سے ڈر۔ ہم تیرے رحم و کرم پر ہیں ——— اگر تو سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور تیری کجروی۔ ہمیں بھی کج رو بنا دے گی۔

اسی لئے شریعت نے زبان کو بے لگام ہونے سے روکا ہے۔

(امام غزالیؒ)

○

شہر کی بنیاد

حکیم لقمان کی حکایات میں ہے کہ ایک شکاری نے پرندوں کو پھانسنے کے لئے زمین پر جال بچھایا ایک فاختہ دور سے اسے دیکھ رہی تھی نزدیک آکر پوچھا۔ "یہ کیا کر رہے ہو؟" شکاری نے کہا۔ "میں ایک شہر کی بنیاد رکھ رہا ہوں"

فاختہ کو شکاری کی بات پر یقین آگیا اور وہ اڑ کر جال میں جا بیٹھی اور وہیں پھنس کر رہ گئی۔ شکاری نے اسے پکڑ لیا۔ فاختہ بولی۔ "دوست اگر تمہارے شہر لیانے کے یہی انداز ہیں تو تمہیں بہت کم باشندے ملیں گے۔"

(اوصاف احمد احسن گوجرہ)

○

Editor:
M. Shafique Qaisa

Monthly TASH-HEEZUL-AZHAN Rabwah
Nabwwat 1355 H.S.—November 1976

Regd. No. L 7128
N. A. Press, Rabwah

شیزان

Digitized by khalafat Library Rabwah

گھر بھر کی خوشی
اور صحت کا
ضامن ہے

شیزان
انٹرنیشنل لمیٹڈ
بند روڈ لاہور